

# تسخیر ہمزاد

المعروف **پیر اثر جادو**

مسموم کے اول سے آخر تک عجیب و غریب طریقہ، طرح  
طرح کے چٹکے اور ہر ایک بیماری کا علاج درج کیا گیا ہے۔



FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamilyatbooks/>

# تسخیر ہمنزاد

المعروف  
پر اڑ جاؤ

خوش جموں میں فراز شاہ دوج مانجھر

سمر زم کے اڈل سے آخر تک عجیب فرست طریقہ اور طرح طرح کے شے اور ہلک  
بیاری کا ملان صدمہ کی گیا ہے



# پہلا بیان

## آغاز کتاب

پہلا باب

پیارے عالم میں ایک ایسا ہی کھیل ہے جس میں پوشیدہ رازوں کا انکشاف کرنے لگے ہیں جو عرصہ دراز سے علم سینہ بسینہ چلے آئے ہیں۔ یہ وہ علم ہے جو پندرہ سو سال قبل از قاریب اور بعض وقت پہلے تک کو بھی نہیں جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علم سمریہ کے حامل شاخ و مادہ کی نظر آتے ہیں۔ یہ ایک قریب قریب ناپید ہے۔ مادی وجہ سے بعض بڑے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سمریہ دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ صرف شیعہ ہی دوسرے ہے۔ اور اگر ہے تو شیعیان اہل اہل سے مانی نہیں ہے۔ بعض تادمیوں کو اس کے وجود ہی میں شک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ سمریہ کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ یہ صرف بناوٹی نام ہے جو لوگوں نے کھیلنے کی غرض سے جاری کیا ہے۔ جہاں تک نور کیا جائے۔ وہ لوگ بھی معذور ہیں۔ کیونکہ وہ جس شہر میں پیدا ہوئے۔ ان کے سوا انہوں نے کچھ دیکھا ہی نہیں جس شہر میں پیدا ہوئے۔ مادی میں مر گئے۔ نہ باہمی کی نہ دنیا دیکھیں۔ ان کے خیال میں خدا کی خدائی اس شہر تک محدود ہے۔ جس میں وہ پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اگر وہ لوگ دنیا کو بھر کر اور دوزخوں کی سرکرتے۔ دنیا کو دیکھتے تو قسم قسم کے لوگوں سے پسند پانا مل کر لڑتے۔ فرانس۔ جرمن۔ روس۔ عرب۔ پیرس۔ وینزویلا۔ لبنان کو معلوم ہوتا کہ خدا کی خدائی صرف لاہور یا اور کسی شہر تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا بھر کو محیط ہے۔ اور اس میں رہنے والے کس کس علم کے حامل ہیں۔ اور کیا کیا چیزیں۔ ان کے کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم سمریہ مستند عالم نفس میں داخل ہے۔ گویا شیخ۔ آل دین علی بن ابی طالبؑ دنیا میں کہیں کہیں ایسے انتہائی ہی موجود تھے۔ جو بالکل ہی سمریہ کے وجود سے منکر تھے۔ مگر فی زمانہ نئے نئے مادی آتما بے سرتی کے ہر ایک کو اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ جس چیز کو پرانے آدمی ناممکن خیال کرتے تھے۔ وہ دوسری دنیا میں ممکن نہ تھی۔ بلکہ وہاں کو سمریہ آتھی۔ یہی ہندو نے اس کو کھنڈ کے پتھر کی طرح مانتا تھا۔ مگر اس میں کئی کئی چیزیں ہندو کھنڈ سے

فی زمانہ حاصل کی گئی۔ اور اگر وہ کوئی دیکھ لیا گیا۔ کدیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے مگر کبھی  
 چیز کی کوشش کو شک کر چھوڑ دینا ہی ناممکن ہے۔ ورنہ کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی جو کبھی نہ  
 اور انت کرنے سے حاصل نہ ہو۔ لیکن فی زمانہ رہنمائی اور تحقیقات کے زمانہ میں مسائل اور گزروں  
 ہے۔ اس علم نے یہی ترقی کی ہے۔ کہ براہ علم و ادب اور اس کے مین کوئی شخص بھی ایسا  
 ہو جو وہ نہیں جو اپنے آپ کو ذرا بھی دھم اور سائنس کے سادہ سمجھنے اور اس کی طاقتوں سے  
 انکار کرے۔ اگلے زمانے میں جب اس علم کی کتابیں خود بخود نکلیں۔ اور اگر کسی تو سائنس  
 کو ہر شخص کو کھو کر دینا ہوگا۔ اس وقت علم سمجھنے کا سبب کیا جاتا تھا۔ جو ہمیں زمانہ  
 میں طاقتوں کے سبب دیکھنا پڑتا تھا۔ اور جو شخص اس علم کا حامل ہوتا تھا۔ وہ ہمیں اس علم کو  
 چھپاتا تھا۔ اور یہاں تک پہنچتا تھا۔ کہ مرتے وقت اسکو اپنے ساتھ قبر میں لے جاتا  
 تھا۔ اپنے عزیزوں تک کو نہ بتاتا تھا۔ لیکن آج کل کے معاملہ برعکس ہے۔ یعنی جو شخص کوشش  
 کرتا ہے۔ وہ پاتا ہے۔ اور بہت غور سے زمانہ میں مالی کامیابی جاتا ہے۔ اور نہایت آسانی  
 سے حاصل کر لیتا ہے۔ اور اسکو لینے کے بعد بھی اسی آسانی سے مل کر سکتا ہے۔ آج کل کوئی ذلہ  
 ایسا پیدا نہیں ہو سکتا جو اس علم کے حامل نہ رہے۔ یہ رکاوٹ پیدا کر سکے۔  
 پیارے ناظرین میرا مرکز یہ یاد رہے کہ گئی اسے جانتے ہو کہ وہ یا دشمن سے جھگڑا  
 کروں یا کسی پر امتزاج کروں یا خود کو نابل اور دوسرے کو جاہلی بنیادی کروں۔ نہیں بلکہ  
 میں خود اپنی جانتا۔ پھر دوسرے پر کیوں امتزاج کروں۔ میں خود برا ہو جاؤں۔ میرا  
 یوں۔ پھر دوسرے پر نہیں ہوں۔ پھر دوسرے پر کیا امتزاج کر سکتا ہوں۔ بلکہ میں تو  
 یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ مجھ سے سب بچے ہیں۔ جو کہ برائی اور پیسا ہے۔ وہ اپنی ذات میں  
 ہے۔ مگر نہ تو کو جواب دینا اور دشمنوں سے جھگڑا کرنا یہ کام اس شخص کا ہے۔ جو کھلی ہیکار  
 ہو۔ تھجہ جیسے آدمی دیکھ کر فرحت کے لئے یہ کام بہت مشکل ہے۔ اور پھر مغز میں حسد  
 سے زیادہ ظہور میں جاتا ہے اگر کسی وقت مجھ کو اتنی فرحت مل گئی۔ تو ضرور ان لوگوں کے  
 امتزاج کا جواب دینا پڑے گا۔ ورنہ اس وقت تو بقول شاعر کے کہ

جواب دینا ہاں یا نہ ہاں غاموشی

پھر عمل کرنا نہیں مستط ہے۔ ہاں البتہ جن صاحبان کو اس علم کی سہجی اور دھم میں شک ہو  
 وہ ان کو جواب دینا پڑے گا۔ اور ان کو جواب دینا پڑے گا۔ اپنا امینان کر کے یہ بات

FREE AMITYAAT



برائے کتابیں دیکھیں گے۔ تو آپ کو یہاں سے کلام کی تسلیز میں مبتلا ہو جائیگا۔ مگر وہی مبتلا نہ ہو  
 صاحب اپنی کتاب زندہ کرامات میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں عالم کو مسروریزہ کی یاد کی تہ شایہ  
 ایسا ہی ہوتا مگر علم بہت قدامت سے علم سینہ لبتہ جلا آتا ہے۔ پابندی و کفایت ہے  
 کہ شہادت اس میں علم کو خبر میں میں اسی شخص نے راجع کیا۔ اور اپنے خبروں کے حیرت انگیز  
 کرتے دکھا کر لوگوں کو تلبوس حیرت بنا دیا۔ مگر اس سے پیشتر بھی لوگوں نے ایسے ہی بلکہ اس سے  
 سچی یاد دہاد دہا کر دکھائے۔ اور پیک کے نعلت حسین لبتہ آفرین پائی۔ جیسے کہ میں آگے  
 بیان کرے گا۔



شبلیہ سر



اب علم مسروریزہ میٹرا۔ اہل مینٹ۔ ہر کو۔ دو بارہ راج کر نیلے

انصار  
 اسکے ابد طبع کا رنگ کے شبلیہ نے شہادت میں لکھ کر آفرین میں اقبالیات دکھائے۔ چکانام  
 سروریزہ کیسے تھا۔ انہوں نے ہی نہایت حیرت انگیز کرتے وقت ایسی کشش اور قوت کے  
 دکھائے تھے۔ اور پیک سے خلعت حسین اور آفرین پائے تھے۔ یہی وہ شخص ہے کہ جاکسی  
 ذاتی فائدے کے لئے ہر دوری اور ملامت مرہون کا مسروریزہ کے ذریعہ ملائے کرتے تھے ان کو کتاب کیا  
 یہی وہ شخص ہے۔ جس نے قام پور دپ میں سروریزہ کے نابوس اصلاح مرہون کو تلاش کر کے ان کے  
 علاج کیا۔ اور ان کو مست ہوئی۔ اس نام مسروریزہ مقدرو پیر حیرت ہوا۔ سب نیک شخص ہے  
 وہی جب سے علاج کیا۔ کسی مراد سے ایک یہ۔ یہ نیک نہیں ہوا۔ اس سے اس کو اپنی شہرت  
 یا نیک نامی بچا رہا۔ مگر وہی۔ بلکہ وہی خدا کے نام پر اور ہم نے اپنی اور فریضہ ان کی کو پرا کرنا

مقرر و مقرر

چنانچہ مقام درے کے لٹ پادری خود قریب رہتے ہیں۔ کہیں نے اپنی ہاتھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ قریب مہر میں مہر کے بڑے بڑے مسک امراض کو بہت کمزور سے مہر میں آرام کر دیا ہے۔ قریب اور کوئی گے دم کے دم میں ہاتھ کی قدرت ہو گئی ہے۔ جیسے کسی شکایت ہی نہ تھی۔ شدید سے شدید درد کو کوئی مہر میں سمجھ گیا۔ یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور پاسوں سے PARSIS کے ذریعہ سے کئے گئے۔

لذت کی مہر کی دلچسپی تک سوسائٹی نے بھی خوب تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ میں مفصل طور پر رپورٹ مرفوض کے قریب کی کیفیت لکھی۔ اس کہنی کے الفاظ یہ ہیں کہ مہر قریب ایکس کے جسم میں یہ ایسی تاثیر چھاپا ہے۔ جس کے ذریعہ سے امراض کو مایہ بہ مایہ بناتا ہے۔ مگر یہ الفاظ ایک چاندیدہ اور قریب کا مہر کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ جو تا قریب مہر کی دلیل ہے۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ اگر بائیس۔ تو اس تحقیقات کو روز اول سے ظہور دنیا تک ثراوت دیتے ہیں۔ کیونکہ جو کتاب آپ لکھ کر پھیلے گئے۔ اس میں علم کا پتہ ضرور ملے گا۔ خاص کر مذہب ہندو کے متعلق جو کتاب میں ہے۔ اس میں بہت زیادہ جگہ آپ کو ایسی باتیں ملیں گی۔ جس میں جابجا ایسی کا ذکر کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے آپ نے ان کی کتاب لکھ کر دیکھی تھی۔ تو آپ کو مذہب کی کتابوں میں انسان کے ہاتھ کی قدرت بخش تاثیر کا جگہ جگہ تذکرہ ملے گا۔ جیسے ہوسن جو حضرت مسیح روح اللہ سے ۶۰ سو برس پہلے گذرا ہے۔ اور اپنے وقت کا نہایت عالم فاضل اور حکیم عاقل تھا۔ وہ ایک مقام پر لکھتا ہے کہ کثر امراض ایسے ہوتے ہیں۔ جو سخت تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان امراض کو صرف دوا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ کثر اوقات اس کے واسطے کشش بنیائیت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ان مرض میں اس قسم کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اب خود طلب بات یہ ہے کہ زیادہ سابق میں بھی خند پیدا کرنے کیلئے ٹرائیک پاس ہی خواب سرسبز لوگوں کی اصلاح ہے۔ بہت سی مثالیں اس کے ملا وہ اور کاموں کے لئے بھی پاس ہاتھ کا جسم پر یا اعضا کے قریب پھیرنا مستعمل ہے۔ شنگھ میں جھولی بارڈر میں مینی پھیلتے ہیں یعنی انسانی ہاتھ کے ملا وہ بہت سی مثالیں ہیں۔ ان کا ذکر آگے مل کر کیا جائے گا۔ جو بہرہ ور کتاب میں آپ کی نذر سے گذرے گی۔



## مسمریزم کی وجہ تسمیہ اور کس زمانے میں ایجاد ہوا

علم مسمریزم ایک ایسا علم ہے جس کا سلسلہ جیب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ تہیکہ برابر اس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ یاد دہرے لفظوں میں یوں کہیے کہ خدا نے پیدائشی وجہ پر یہ قوت ہر ایک ذی روح میں عطا فرمائی ہے۔ یعنی جو شے بڑی بڑی اور ذلیل و نامرادوں۔ اولیاء کو خداوند کریم کی طرف سے عطا ہوتی رہی ہے۔ جو یہ قوت ہر ایک میں موجود ہے۔ خواہ وہ انسان ہو یا حیوان بلکہ نباتات تک میں بھی یہ قوت موجود ہے۔ اور حقائق میں بھی اس کا اثر پایا جاتا ہے۔ اب ہم بتاتے کہ اس قوت کا مابینے والا اور اس سے کام لینے والا خداوند ہر مہربان تھا۔ اور اگر کوئی شخص چاہتا بھی تھا۔ کہ وہ اس علم کو اس طرح پوچھ رہے تھا۔ کہ اس کے بزرگوار کے تھکے بھی اس راز سے واقف نہ ہوتے تھے سب سے قبل خداوند کریم نے یہ علم فقیروں اور تارک الدنیا لوگوں۔ بزرگوں اور عبادت گزار عابدوں کو عطا فرمایا۔ جس کے ساتھ ان کو ہر قسم دیا گیا۔ کیا طلبا استیاذ مذہب ہر ایک ملحق کو فیض پہنچاؤ۔ چنانچہ وہ بزرگ ہر دنیا کو فیض پہنچاتے رہے۔ جو کہ یہ علم نقلی تھا۔ اس لئے عام شخص اس سے ناواقف رہے۔ پسند و پرہیز اس علم کا اظہار شائستہ میں کیا گیا اور اسکے موجد ہاتھ پائی جاتے۔ جنہوں نے یوگ شائستہ بنایا۔ اور یوگ شائستہ کٹ خاندان میں سے ہے۔ جیسے یادگار انگ ہے۔ جس کو شیسے بڑے مہاتما شاکر گرن جنر جیسے یوگ اور دیگر رشی ہندی پر حکمران پر عمل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتے رہے۔ خود بھی نجات حاصل کی۔ اور لوگوں کو بھی نجات حاصل کرنے کا راستہ بنایا۔ اس کے بعد سمنائی انگریز نے جس کا ذکر مفضل اور پرگے باب میں اور دیا چہ میں کیا دیا چکا ہے۔ اس علم کو اپنے نام سے لوگوں پہنچا کر کیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام اس عالم کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی روز سے اس علم کا نام علم مسمریزم مشہور ہوا۔ مسمر نے اس علم کو عالموں اور مہاتماؤں سے حاصل کیا۔ اس کے بعد اس نے طریقہ پر اس علم کو راستہ کر کے اس کا نام علم مسمریزم رکھا چنانچہ آج تک مشہور تاریخ پر یہ علم مسمریزم کے نام سے معروف ہے۔ مشہور مہمل یہ علم وہی قدیمی علم ہے جو ہندوؤں میں کشش روحانی بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی علم ہے۔ جو تاریخ دنیا میں کے طریقہ اور مشہور نام سے علم مسمریزم مشہور ہوا۔ مہاتما شاکر گرن نے یہ قوت بھی اپنی میرزا

چاہتا ہے وہی طرح مہر نے اس فلم کو نئے لباس سے آراستہ کر کے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ مسٹر نیم مشہور کیا۔

یوں تو اردو دین علم سسزم کی پست سیکن میں پائی ہوئی ہیں سسزم زندہ کے ساتھ کہہ  
سکتے ہیں۔ کہ برادر سسزم ریاض صاحب کی تالیف کے آگے کلکتہ میں ردی ثبات ہوئی  
ہیں۔ کیونکہ سسزم سسزم ریاض کی کتابوں کے اردو سسزم میں نظر سے گزری ہیں۔ سب  
س کوئی۔ کوئی نقص موجود ہے۔ مکمل کوئی کتاب نہیں ہے۔ البتہ سسزم ریاض صاحب کی کتاب میں  
یہ نقص نہیں ہے۔ مگر کتاب میں غلطی نہیں ہے۔ تو کسی میں مبادرت فغول ہے۔ غرض  
کوئی کوئی نقص دیدہ ہے۔ مگر برادر سسزم ریاض صاحب کی کتاب ان تمام چیزوں سے پاک ہے  
جس کو ایک چور بھی سمجھتا اس پر عمل کر کے دلی میں سسزم ہے۔ اور یہی کتاب اور دلی کی فوری ہے۔  
کہ ایک کتاب کی کچھ سسزم آجائے۔ اور دلی کرنے سے درست ثبات ہو سسزم ریاض صاحب کی  
ایک کتاب بھی آپ کو بھی پیش کیگی۔ جس میں کوئی نقص نہ پایا جائے۔ جس کے مکمل کرنے سے  
انسان بہت بڑا عالم بن سکتا ہے۔ جو تمام دنیا کو حیرت میں ڈال دے۔  
زیادہ تر لوگ کرنا فغول ہے۔ آپ خود کتاب مطالعہ فرما کر مبادرت فغول کی تصدیق کر  
سکتے ہیں۔ مگر۔ جسک آنت کہ خود پڑھیں کہ کوئی کوئی کتاب نہ پڑھیں۔

مسمریزم اور اقسام پاس کا مختصر بیان

چونکہ علم سمر زمزم میں لفظ پانچ بار مگر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس سے ناظرین کو واقفیت پیدا کرنا عبادہ آخر میں ہے۔ اس خیال کو یہ فی نظر رکھ کر ہم غنی و فقیر کے پاسوں کا بیان کرنا ضروری اور لائق توجہ کرتے ہیں۔

اور چھوٹے پاس۔ وہ پاس جو ہم کے کسی خلع پر کیا جائے، جزاء اور پانچے کیا جائے اور علیٰ علیہ کیا جائے۔ ان پاسوں کو ہم سمریزہ نامی الطائر میں خرغاصی طور پر عالموں میں رائج ہے۔ نقادی پاس کہتے ہیں۔ جب بھی اس قسم کے پاسوں کا کسی خلع پر ہم کے دروازہ کو دروازہ کرنے کے لئے دستاویز کیا جائے تو ہر پاس کے بعد اعلیٰ کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ کو چھو کر یعنی مسکنہ یہ خطبہ کہ معاملہ کے ہاتھ کو دروازہ مرض لگ جاتا ہے مگر ہاتھ کو لگ جائے۔ تو معاملہ ہے کہ وہی مرض عامل کو مل جائے مرنے کو کہ ایک سے بھی

کو کچھو نے ڈنگ مارا ہے۔ تو اس مقام سے جہاں کچھو ڈنگ مارا ہے۔ شروع کر کے ٹھوس  
کے سرے تک لانا چاہیے۔ اور ہر تہہ پہنچتی پاس کرنے کے بعد مائل کو لازم ہے کہ اپنے ہاتھ  
کو جھک کر کہے۔ خولہ در رو یا پاس۔ ہاتھ جسم سے ہوا نہ ہو مگر ہاتھ کا جھک دینا لازماً  
ہے۔ اس وقت میں دھڑ فوراً دور ہو جائے۔ اور اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو ہی سوزش جو  
چڑھنے والے کو ہے۔ مائل کو تک جائے۔ اور وہ نفسی تندرست نہ جاتا ہے۔ اور مائل کی  
ضعفیت میں اگر تھارہ کھڑکھٹ پاتا ہے۔ دوسری بدلتی ہے۔ کہ صحت تم عمل شروع  
کرد۔ اس کے پیشتر اس بات کا اندازہ لگا لو۔ کہ نہ ہرے کسی جگہ تک اپنا اثر کیا ہے۔ چاہے تھارہ  
نقلی مگر نہ ہر کا اثر ہو نہ ثابت کرے۔ اسے بھی سیکھتا رہے کہ کر کے باوجود۔ اس کے بعد اپنا عمل شروع  
کرد۔ بند باندھنے سے یہ بدلتی ہے۔ کہ نہ ہر اور آگے اثر کرے۔ اسی حد تک ہے۔ ورنہ تم آگے  
سے جھاڑو۔ اور وہ آگے کو بڑھتا چلا جائے۔ جس صورت میں بند باندھ دیا جائے۔ پھر وہ آگے  
نہ بڑھ سکیگا۔ اور جھاڑنے سے جاتا رہیگا۔ یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ ایسے درد کو دیکھ کر  
لے کر لیٹیں بر خراب نفسی ملدی کر نہ کی چند من فرست مائل نہیں ہے۔ البتہ اگر جسم کے  
جسے پر عمل جاری کرنا مقصود ہو۔ تو تبدیلی کو مریض بر خراب نفسی ملاری کرنا لازماً ہو گا۔  
صحت مریض بر خراب اچھی طرح خراب طاری ہو جائے۔ اور تم ایسا دیکھنا نہ کرو گے۔ بال ب  
مریض اچھی طرح خراب ہے۔ اس وقت عمل جاری کرنا لازم ہے۔ اگر کوئی تک رہے ہو۔ تو تا حد تک وہ  
شر کا مل یقین سے نہ بدل جائے۔ اس وقت عمل جاری شروع کرنا لازم نہیں ہے۔  
صحت خراب مریض بر خراب اچھی طرح طاری ہو جائے۔ تو اس وقت اس حد جسم پر چند مرتبہ چھوٹے  
چھوٹے پاس اور وہ بھی ملدی جلدی کرنے کی لازمی ہیں۔ مگر اس موقع پر ہاتھ کو ہائے جھکا کر  
کے ایک پانی کے پیالہ میں ڈالتا جائے۔ یہی نہ جھکا کرے سے سر لینے پر دفتر ہو گا۔ یہاں تک  
چینی کا گرم پانی سے بھر کر پاس رکھ لے۔ صحت پاس کرے۔ تو ہاتھ کو پانی پر بھرتا چلائے  
جس سے مائل معذور ہو گیا۔ اور وہ پانی اس اثر کو جذب کر لے گا۔ جب تم پاس کر گے۔ تو مریض پر  
خراب طاری ہو گا۔ اور وہ سو جا لے گا۔ اس کے بعد تم اس حد پر پاس کر دو جس پر تھیں عمل جاری  
کرنا مقصود ہے۔ جب پاس کر کو۔ اور دیکھنا نہ کر کو۔ کہ ب مریض بالکل خراب ہے۔ اس وقت عمل جاری  
کرد۔ ورنہ جس پاس کیا گیا ہے۔ بالکل بیکار ہو جائیگا۔ جس سے مریض تو نفسی ضعیف محسوس نہ  
ہوگا۔ مائل اس کو فرست نہیں۔ وہ فوراً دوبارہ پاس کرنے کے اور بیان دیکھ کر سکتا ہے کہ



لوگوں کا یہ خیال درست ہے۔ کہ باکھ اور نظر کے ذریعہ مسماہر لغویوں کا علاج ہوتا ہے۔ اور ہر لغویوں کو صحت ہوتی ہے۔ جب طرح ایک شخص کا مرض درج سے کوئی جاتا ہے ایسی طرح اس کا دغیہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کو جانور و غیرہ پر شائع بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہ میرزا تجزیہ ہے۔ اور جو شخص جانتا ہے۔ اس کا مرض جانور پر پڑا سکتا ہے۔ میرے پاس آکر اس کا اطمینان کرنے جس کا جی چاہتا ہے۔ مزید ذیل میں مزاج ہے پتہ حاصل ہے۔ یہ پروفیسر مٹر ریاض الدین احمد ریاض دہلوی عامل سمیرزم مر کوئی صیغہ محمدی صاحب آئینہ نوری کوٹلیٹ و سیرنیل کسٹنر انارکلی لاہور

## اصول سمیرزم یا معمول کی شناخت کا طریقہ

معمول بالغ اور نوجوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مذہب سے کوئی قرین نہیں ہے۔ نیک نیت۔ فیاض۔ سخی۔ رحم دل ہو۔ خوب اور فریب سے پاک ہو۔ بھولا بھالا ہو۔ بیوقوف نہ ہو۔ کسی قسم کا نشہ کرنے کا عادی نہ ہو۔ گولی پشانی۔ چوڑا سینہ۔ رسی آٹکیں ہوں۔ وہ معمول چیتا اچھا معمول ہو سکتا ہے۔

## عامل کے اوصاف

عامل بالغ ہو۔ جوان ہو۔ خوبصورت ہو۔ مرد زیادہ اچھا ہے۔ عورت بھی ہو سکتی ہے۔ مذہب خواہ کوئی ہو۔ نیک چلن ہو۔ بونگاہ نہ ہو۔ خراب حالت بند لگتا ہو۔ نشہ باز نہ ہو۔ سود خوار نہ ہو۔ حرامی نہ ہو۔ خوب فریب نہ ہو۔ ظالم نہ ہو۔ خدا کا سچا پرستار ہو۔ شکر مند ہو۔ میسریار ہو۔ تیرد کار ہو۔ مستحق مزاج ہو۔ عابد باز نہ ہو۔ فیاض ہو۔ کسی کا بُرا نہ چاہے۔ مخلوق کو نہ ستائے۔ علم سے غلام نہ ہو۔ خدا و قانون کام نہ کرے۔ خلاف وضع فطری اور قانون کے خلاف اگر عامل کوئی کام کر لیا۔ تو عمل تو قدر اس کا کامیاب کر لیا۔ مگر ساتھ ہی اس علم کی بے حرمتی کے سبب عامل کا ستیاناس ہو جائیگا۔ مرتے وقت کینے کی موت نصیب ہوگی۔ دونوں جہاں میں اس شخص کا منہ کالا ہو جائیگا۔ اس کے عامل کو لایم ہے۔ کہ عمل کو نیک کام میں معروف کرے۔ خلق خدا کو فائدہ دینا۔ اچھا لگے۔ خود کھدے۔ اچھا لگے۔ خود کھدے۔ خود کھدے۔ خود کھدے۔

## معمول کی مفصل کیفیت اندازہ عمر

معمول کی عمر بیس سال کے اندر ہو۔ تو آخر حلدی ہوگا۔ معمول حسین خرمیست نازک لٹام  
مربعین جبریر سے بدن کا ہو۔ کسی عضو بدن میں غیب نہ ہو۔ لاش کی تیر کا استعمال نہ کرتا  
ہو۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ شادی شدہ نہ ہو۔ تو بہتر ہے۔ اگر نہ تو چھ اس مضائقہ بھی نہیں  
ہے۔ اگر مرد ہو تو خیر اور اگر عورت ہو تو نہایت ہی بہتر ہے۔ صاف دل ہو۔ پاک صاف رشتا  
ہو۔ رنگ کندن یا گورا ہو۔ سیاہ رنگ پر آشکم سوتا ہے۔ سنت دل نہ ہو۔ مونا تازہ  
نہ ہو۔ غلام نہ ہو۔ زینہ و بلفہ در نہ ہو۔ ہنس نکو ہو۔ پاکدامن ہو اگر عورت ہو۔ تو باکرہ نہایت  
کی ملکیت ہے۔ کیونکہ دنیاوی کثافت سے پاک صاف اور جبریر ہوگا۔ اس پر غیبی مثل کا اثر ہوگا

## اصول سمریزم

یا مال اپنے معمول کے ساتھ لکھا کرتا ہے۔ مال اپنے معمول کو توجہ سے مہوش کر دیتا  
ہے۔ بعد مہوش کرنے کے اس سے اپنے معمول کے سوال کرتا ہے۔ دروازہ ملکوں کی  
بائیں معمول بیان کرتا ہے۔ پوشیدہ راز دریافت کرتا ہے۔ بیماریوں کے علاج دریافت  
کرتا ہے۔ بیماریوں کے نسخہ حاصل کرتا ہے۔ اسی قسم کے ہر ایک طرح کے سوال دریافت  
کرتا ہے۔ اکثر باتیں جو معمول سے دریافت کی جائیں۔ ثابت ہوتی ہیں۔ معمول کو لازم ہے۔ پاک  
رہنے کا زیادہ خیال رکھے۔ غلطی پر نہیں ہے۔ کہ اپنے معمول کی طبیعت کا پابند ہو۔ غلات  
طبیعت معمول کوئی کام نہ کرے۔ معمول کو کسی بات کے جواب پر مجبور نہ کرے۔ ایک ہی معمول  
سے کوئی قسم کے سوال نہ کرے۔ کیونکہ ایک معمول سے اگر کوئی قسم کے سوال کئے جائیں۔ تو غلطی ہو  
ہر ماتی ہے۔ تنگ ابھی دریافت کیا۔ کہ فلاں ملک میں اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ اس کے بعد  
دریافت کیا۔ کہ اس بیماری کا کیا علاج ہے۔ تو فرور ہے۔ کہ معمول کا خیال غلطی کرنا چاہیے۔ اسلئے  
ایک معمول سے ایک ہی قسم کا سوال نہ کرے۔ اس میں غلطی کرتا ہے۔ غلطی جھوٹا سوتا  
ہے۔ اسی طرح کرنے سے معمول بالکل صحیح بات بیان کرتا ہے۔

دیکھ کر کسی وقت معمول اپنے مال سے پیدا مادہ پرشیا رہنے کی درخواست  
کرے۔ تو فوراً اس کو پرشیا کر دے اور پرشیا کر لینے سے پہلے معمول کو یقین دلائیے

کہ میں بڑی دوزاوت کو منظور کر کے تجھ بیدار کرتا ہوں۔ تو اطمینان رکھ۔ اور فوراً ہوشیار  
 کر دے۔ سہول کو بیہوش اور ہوشیار کرنے کا بیان آگے کیا جائیگا۔

## ایک غرض اور تمہید کے طور پر اس جگہ لکھتا ہوں

وہ یہ کہ یہ قواعد کو معلوم ہو ہی چکا ہے۔ کہ علم سمیرنیم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ بلکہ سابقہ  
 ہی یہ بھی بیان کر دینا غرض کی سمجھت ہوں۔ کہ مصر کے باشندوں نے اس علم میں بنائیت مکمل  
 پیدا کیا ہے۔ مصری قوم دنیا کی بنائیت قدی قوم ہے۔ اور تاریخ کے مصنفان کے عجیب و غریب  
 کائناتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مصریوں کے معبودوں، مندودوں، اور مقدس مقاموں کی  
 مدد یا ایسی تصویریں آپ کو ملینگی۔ جس سے صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عامل اپنے ہول  
 پر سمیرنیم کاظم کر رہا ہے۔ اگر ایسی تصویریں ملینگی۔ جن کی یہ کیفیت ہوگی کہ ایک  
 شخص دوسرے پر عمل کر رہا ہے۔ جسے بالحد کی متن انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کے  
 نیچے دبی ہوئی یہ خواب مقناطیسی معمول پر آئی کر نیکیا طریقہ ہے۔ جس کو تصویر کے ذریعے  
 مصریوں نے بنایا ہے۔ یہ طریقہ بنائیت زبردست طریقہ ہے۔

ہمشہر اور مشن صاحب مشہور معروف عامل اپنی کتاب "بکر لیکٹ" لکھ کر کہتے ہیں "میں تمہیں بتا رہا  
 ہوں کہ علم سمیرنیم کو حقیقتہ مصریوں نے سمجھا ہے۔ دوسری کسی قوم نے اس طرح نہیں سمجھا  
 ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی کتابوں میں جگہ جگہ سمیرنیم کی باتوں کا ذکر درج ہے۔  
 بلکہ یہ کہ انہوں نے خاص اس کام کیلئے کر کے اور مکان بنائے ہیں جہاں دیکھنے سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ یہ مکان طبی طریقہ پر تعمیر کئے اور بنائے گئے ہیں۔ جس لئے ایک مکان دیکھا۔  
 جس میں ایک تصویر بنائی تھی۔ اس تصویر کی کیفیت دکھائی گئی تھی کہ عامل اپنے معمول پر  
 علم سمیرنیم کر رہا ہے۔ اور علم مقناطیسی کے ذریعہ ایک شخص دوسرے کو بیہوش کر رہا ہے  
 اسکے سر کی طرف اپنی معمول کے نیچے ایک شخص بٹھرا ہوا ہے۔ اور خود نگار نے طرف سے  
 سر کو اپنے ہاتھوں کا سہارا دے لکھا ہے۔ جتنا یہ شبہ ہو جائیگا کہ جو وقت معمول پر  
 خواب طاری ہوگا۔ تو وہ بخود ہوا جائیگا۔ اندر سے اس کے غریب آئیگا، اندر سے ہے۔ جسے  
 اس احتیاط کے واسطے ذرا نگار غریب کہہ دے اسکو منجمل لے۔ اور گرتے نہ دے۔

یہ کہ مصریوں کا کائنات ہے۔ کا سندھون علم مقناطیسی اور طرائف کے

رفع اور دور کرنے کیسے تیار کیا گیا ہے۔ پرانی تازگیوں صاف طور پر اس بات کی ثبوت دیتے رہی ہیں۔ اور قدیم یادگاروں کے اردہاں کے رہاؤں سے ان صاف سے امریکا ثبوت ملتا ہے مادہ چیزیں ہی مسیح اور کچی شہادتیں ہیں۔ جو زبان حال سے تمام باتیں بیان کر رہی ہیں۔

بکرہ عالموں نے اپنی کتابوں میں اس بات کا حوالہ دیا ہے کہ اس مندرجہ معبود ہیں جو ہر مریض کو تھکا۔ وہ ممکنات پر مبنی رہا جاتا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں مایوس اور علاج خاص جنگو طبیوں نے جو ہر صاف دیدہ جاتا تھا۔ اور جو اپنی زندگی سے ایسوس ہر کچے تھے۔ وہاں اگر صحت ملی پائی ہے۔ ہزاروں اندھے۔ سیکڑوں گونے۔ اور بے تعداد ایسے مریض جنکے جسم میں ہر کچے تھے۔ اس سندس داخل ہو کر صحت پائی ہے۔ روئے آئے۔ بنیتے اپنے اپنے گھر گئے۔ غرض اس طویل طویل تقریر سے براہ تصدیق تھا کہ دنیا کی ہر ایک قوم میں یہ علم موجود تھا۔ اگر آپ پرانی کتابوں میں تلاش کر لیتے۔ تو آپ کو میرے کلام کی تھیں ہو جائیں گی۔ اور فوراً ہیہ ملک جائیگا۔ کہ وہی دنیا کی ہر قوم میں علم سے واقف تھی۔ اکثریت ہی دینار کے موقع پر چکر لگنے کی فنی روشنی دے لے نصواریات خیال کیا کرتے ہیں۔ اس علم کا ملل کیا جاتا تھا۔ اور قریب قریب اسکا استعمال ضرور کیا جاتا تھا۔ مگر زمانے کے ساتھ ساتھ ہر بات میں بدل گئیں۔ اور اب یعنی اس نئی روشنی کے زمانے میں ان باتوں کو حقائق کا قیاس کیا دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ جو لوگ اسکو حقائق کہتے ہیں۔ ان کے نزدیک جو اس حقائق پر ملتا ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی احمق اور گلاؤں سے تھے۔ اگر الینا تھا۔ اور وہ لوگ اس کے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ تو اس کے جواب میں ہاں ہے اس خاص شوشی کے سوا کوئی جواب نہیں ہے۔

ہم اور ہمارے ہم خیال لوگ تو یہ کہتے ہیں نہیں کہ جو کچھ کیا گیا۔ وہ بالکل درست اور بنائیت نقلندہ کی گئے اصول بنیاد تھا۔

ہمارا تو یہ خیال ہے کہ یہ سائنس سب سے پہلا اور قدیم سائنس ہے۔ اس سے قبل کوئی سائنس نہ تھا۔ پس جانا چاہیے کہ انیل ملگنیم علم طب کی کئی یا طبیا کی کامیابی کا راز ہے۔ اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے علم طب کو اتنا بڑا فروغ حاصل ہوا۔ جو دیکل آپ لوگوں کے پیش نظر ہے۔ یہی باتوں ہے جس کی بنا پر مذہبوں کا مکتب قدیم ہے سہ



انہما کرنے والوں کی اعلیٰ طاقت ہی مسمریزم تھا۔ گو لوگوں کو یہ بات کس قدر عجیب معلوم ہوگی  
 کہ طب اور اس کے پسر نہ عجیب ہی ہیں۔ جو سب سے قدیم چوبنے کا دوسرا کر سکتے ہیں  
 جبکہ اثرت ہمارے پاس کافی سے بھی زیادہ موجود ہے۔ اگر ہم اس جگہ لندن کے ساتھ  
 لکھیں۔ تو ایک کتاب لکھیں اس معنی میں کہ اسے دیکھ کر ہر۔ مگر جو صاحب دبیات کرنا چاہتے  
 ان کو کم بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ وہ لوگ جیسے پاس اگر نہ کرے بالآخر سے اپنا اطمینان کر سکتے ہیں  
 اس وقت میں کتاب لکھنا مقصود ہے۔ اس لئے ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔  
 اتنا اور ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلے طے کرنے سے جاوے جاتا  
 ہے۔ یا یوں کہیے۔ کہ مسمریزم کے آخری مرحلوں کا ہی نام کربا عباد ہے۔

## طریق محل یا مسمریزم کے استعمال کا اصلی طریقہ

کوئی مرض آیا نہیں ہے۔ جس کیلئے مسمریزم صحت فیش نہ ہو۔ اکثر صاحبان کے دلوں  
 میں یہ بات جگہ پاچھی ہے۔ کہ مسمریزم سے صرف نرس یا بیالین کا علاج کیا جاتا ہے۔ مگر  
 نہیں یہ خیال غلط ہے۔ مسمریزم سے کل بیماریوں کو نایہ دینیتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے  
 کہ مسمریزم سے خاص خاص لوگوں پر اسکا اثر ہوتا ہے۔ مگر جس۔ جو زور اور عرصے کے ساتھ  
 اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ مسمریزم ہر شے پر اثر کر سکتا ہے۔ ہر نفس ہر مرض اور اسکے  
 مریض کو مؤثر ہونا لازمی ہے۔ جسکے ثبوت ہمارے پاس کافی واقعات موجود ہیں۔ اور  
 ناظرین کو مطالعہ اور تجربے سے خود بخود اس بات کا یقین ہو جائیگا۔ اطمینان کیلئے ہم موجود اور  
 زندہ ہیں۔ کہ لیجئے، معلم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نہ دوس کہتے ہیں۔ حملہ امراض کو نفع  
 پہنچتا ہے۔ مریض کے بہت لوگوں کا خلاصہ ملا ہے۔ جو خاص اسکی کام کیلئے کھنٹے گئے  
 ہیں۔ تو یہ خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ نہ تو کہ حرف مسمریزم ہی سے علاج کرتے ہیں۔

لندن سیرک الہری کو قائم ہوئے تیس برس کے قریب عرصہ ہوا۔ اس عرصہ میں اس  
 ہسپتال میں لاکھوں نئی فوج انسان تکلیف زدہ آئے۔ اور شفایاب ہو کر چلے جاتے ہیں  
 جن مریضوں کو دیکھ کر وہ بے حجاب دیدیا۔ انگوٹیاں سے شفا کی حاصل ہوئی۔ یہی شفا مانہ ہے  
 جس میں اندھوں کو دیکھیں۔ گونگون کو زبان۔ اور فلک دین کو ناگس ملی ہیں۔ گذشتہ سالوں  
 کی چوبیس دیکھیں۔ تو آپ کو معلوم ہوا کہ کتنے مریض اس ہسپتال سے صحت پا کر لوٹے ہیں اور

کون کن دشوار و سزاوار اور لامانع و مایوس کا ایسا جگہ ملانے کی کیا گیا۔ اور اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے

## مشق پہلی

ایک مفید کافذ کیراوس پر سیاہی سے ایک گول نقشن بناؤ۔ جو ایک پیسہ کے برابر ہو۔ اس کا فذ کو دیو اور س آدیناں کر دو۔ اور اس کے مقابل بچھرا اپنے کو خیالات و دنیاوی سے پاک صاف کر کے ہر شے کی طرف اپنی ساری توجہ کو قائم کر دو۔ اور اس سیاہ نقشن کو کیساں اور برابر دیکھتے رہو۔ مگر اس طرح کرنا نہ ہو کہ نہ جھکے نہ مدد جب تک تیار ہی نظر قائم رہ سکے۔ اس وقت تک دیکھتے جاؤ۔ جب نظر ٹھہرے۔ اور انکھ میں پانی آنے لگے اس وقت دیکھنا موقوف کر دو۔ اسی طرح روز بروز اپنی پرکھیں بڑھاؤ۔ یہاں تک اپنی مشق بڑھاؤ کہ ایک گھنٹہ تک تیار ہی مشق پورے ہو جائے۔ اور تم کامل ایک گھنٹہ تک صاف نظر سے دیکھنے کو۔ انکے واسطے آسان طریقہ یہ ہے کہ کافذ کو دیو اور اس یا جیت میں لٹکا دو۔ اور شمال کی طرف منہ کر کے دونوں پیسہ جاؤ۔ اپنے خیالات کو ایک مابعد کر کے جب کیسوی حاصل ہو جائے۔ تو اس سیاہ نقشن کی طرف تنگی باز دیکھ کر دیکھتے جاؤ۔ یہ خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ آنکھ نہ پٹکے۔ جب تیار عمل غمت ہو جائیگا۔ تو وہی سیاہ نقشن آہستہ آہستہ رنگ تبدیل کرنے شروع کر دینا۔ یہاں تک کہ فکر رنگ پر رنگ کے رنگ اس میں نظر آئے۔ کبھی سفید کبھی سبز کبھی سرخ کبھی نیلا۔ اگر اس عمل میں جب تک مشق کر رہے ہو گے نہ تیار ہی آنکھیں بھی بند ہو جائیں گی۔ تب بھی تم کو وہی نظر آ رہیگا۔ جو تم کو آنکھیں کھلے پر غمت پر نظر آتا تھا کبھی ایسا چرک کہ وہ سیاہ نقشن سرخ سو رنگ نظر آ رہیگا۔ اور کبھی روشن چاند۔ اور کبھی ایک کشت تیار ہی نظر سے اوجھل ہو جائیگا۔ جس وقت مذکورہ باتیں فور سے بطور عمل میں آئے لگیں۔ تو سمجھ لو کہ تیار عمل غمت ہو گیا۔ اس وقت دوسرا مشق شروع کر دو۔

## دوسری مشق

کوئی چیز اپنے رقبہ و لکھرا میں کو اپنا عملی تصور کر دو۔ اپنے خیالات کو جھک کر کہ قائم کر لو اپنی توجہ کو اس کی طرف متوجہ کر دو۔ اور ساتھ ہی اپنی قوت مابعد میں پرواں کر اس خیال میں پختہ ہو جاؤ۔ اور اپنے ذہن میں اس بات کو بخیر طور پر جگہ دو۔



اگر چیز بہت قدر باقدوس ہے۔ اس کے متعلق بہت سی باتیں کہیں۔ کہ وہ چیز جس کا تصور کیا تھا اس کے لئے حاصل کرنے سے دست بستہ کھڑی ہے۔ اور اس کا حکم بجالانے کو بالکل مستعد ہے۔ پس کچھ ایسے لوگ اس عمل پہ پہنچا۔ اور وہ اس چیز پر قابو حاصل کر چکا ہے۔ اس کو استعمال کر کے نیکو طریقہ پر

یہ بھی ہوتا ہے کہ وہی ہے کہ عمل کرنے میں تفریق ایک ہی ہے۔ اور نہ عمل میں خامی اور جاہلیگی۔ بلکہ تمام محنت جبقند کر چکا ہو گا۔ اور مکان جاہلیگی اور دوسرے سر سے بھی بھر محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیشہ پاک صاف رہنا چاہئے۔ جس مکان میں عمل پڑھنا چاہئے وہ بھی صاف ہو اور خوشبوؤں سے مسطور ہو۔ یہاں بھی خوشبو دہات کا استعمال کرے۔

## تفسیر مہزاد کا طریقہ

اگر لوگوں کو یہ ہم سارا ہو گیا ہے۔ کہ مہزاد تفسیر کر سکے۔ لے اکثر بڑے اور بڑے اہل علم کرنے پڑیں۔ جس سے مذہب کو خیر یا کینا پڑتا ہے۔ مثلاً سمیت اللہ میں مٹیہ کر عمل پڑھنا۔ حاصل رہنا مسلمان تفسیر میں جانا۔ تفسیر سے مراد ہے کہ لانا و نینو و غیر۔ مگر یہ سب غلط اور محض غلط ہے۔ اس پر پردہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب مہزاد انسان کے قبضہ میں آجائے ہے۔ تو اس عمل کو ہی ستانہ ہے۔ اور زندگی سے حیران کر دیتا ہے۔ اور مرتے وقت بھی انسان سے بدسلوکی کرتا ہے۔

یہ تو کچھ بیان لولون گھر لکھیں۔ یہ درست ہیں۔ مگر تفسیر کے واسطے نہیں جو اصل اس علم کا نام عقلی یا جادو ہے۔ جو اصل فیض چیزوں سے اپنی خدایت حاصل کرتا ہے۔ اس کے موکل ایسی ہی اُشاد سے خوش ہوتے ہیں۔ مگر جس علم سے اور تفسیر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تفسیر عمل زدہ ہوتی ہے۔ جو پاک علم سے کیا جاتا ہے۔ نہ پاک چیز اس کے پاس تک پہنچنے نہیں پاتی ہے۔ اور کیا کہ خود انسان ناپاک ہے۔ یہی تفسیر میں عمل پڑھے۔ اس تفسیر میں تفسیر تفسیر ہے۔ اور کچھ کہ غلط ہے۔ جو یا تو لوگوں نے گھڑی ہے۔ جب آپ لوگ تفسیر کا نام معلوم کریں گے۔ تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ میرا کلام کہاں تک افسدہ کے قابل ہے۔ آج کل کے علماء و مشائخ و علما خود بخود معلوم ہو جائیگا۔

## ہمزاد اور ان کی قسموں بیان

ہمزاد بھی کئی قسم کا ہوتا ہے جس کی ایک کو اس باب میں معلوم ہوگا۔

پہلی قسم: ہمزاد کی ایک قسم لطیف ہے۔ اس بات پر ہے۔ کہ جو جسم ہا ہلور یا کچھ سے نظر آئے۔ وہ جسم خالی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جسم لطیف کہلا سکتا ہے۔ اور اس کو جسم بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس طرح کہ اس جسم میں قید مینا انسانی زندگی ہے۔ مگر یہ جسم انسانی بخیر و اور دوع ایک ہند چڑیا ہے۔ جو اس میں قید ہے۔

ایک روحانی عالم کو یہ قدرت حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی کی یا حق جسم کو تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کی جگہ تک کسی خارجی اور ذاتی مدد بغیر ہمزادوں کو لے کر کاغذ سے کر سکتا ہے۔ جو یہ بات ظاہر اور پر کسی قدر ناممکن ہو۔ مگر اس سے ناممکن کوئی چیز نہیں ہے۔ کوشش سے خدا تک مل جاتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو ممکن نہ کر سکتے ہیں۔ یہی نہیں کہ ہے۔ اور فرد ممکن ہے۔ شے۔ جسمانی عارف و فی ہر گاہ اس کو جسم لطیف یا روحانی کر سکتا ہے۔ روحانی جسم کو جسم لطیف کہتے ہیں۔ اور ہندو لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچتے ہیں۔ یہ کہہ کر سکتے ہیں کہ اس میں ایک جسم ہے۔ اپنے اپنے شہر سے آئندہ وہیں اس جسم کی کئی ہوگی۔ کہ آگے زمانے میں کسی بادشاہ یا حاکم نے انھیں قید کرنا بزرگ کو قید کر دیا۔ اور تار یک کو ٹھٹھی میں بند کر دیا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اس کو پھر شہر میں آزاد کر دیا گیا۔ جب کو ٹھٹھی کو حوالہ نہ دیا گیا۔ تو فقیرانہ ہو چکا تھا۔ یا کوئی شخص ابھی کلکتہ سے دہلی میں ہوا۔ پھر ایک آریہ جس نے قید کی اس نے کلکتہ میں چھوڑا تھا۔ اس کو دہلی میں آکر پاؤں بھی اسی طرح پھرتے دیکھا۔ انھوں نے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ فقیر تو زندہ ہے۔ دہلی میں رہتا ہے۔ کہیں نہ پائے رہیں گیا۔ یہ شخص کو کھانا نہ پورا جو اپنے پیٹ کو دھستار میں رکھتا ہے۔ دیکھ کر آیا ہے۔ لوگ میار کر رہے ہیں۔ کہ یہ بھی دہلی کے باشندے ہیں۔ یا اگر چہ ہندو لوگ اس بات کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ اور ان میں ترقی ہوئی۔ اور مشرق اور مغرب کے اذہا و احوال مشابہ ہیں۔۔۔ لوگ ہرگز نہیں۔ دائرہ کے قائل نہ ہوتے۔ مگر یہ صاف اور اندر کتب کہتے ہیں کہ یہ ترقی یافتہ دنیا ہے۔ اور اس میں ہر گز شک نہیں ہے۔

یہ لوگ جو ہمیں سن کر اس بات سے حیرت ہے۔ وہ اپنے جسم لطیف کو ہر یک جگہ منتقل

کر سکتا ہے۔ بڑے مزیدار جسم کو قید کے باہر بھی نکال سکتا ہے۔ اور دروازہ ملائکہ میں  
 سیدھا مل سکتا ہے۔ یہاں کے لوگ اسکو یہیں موجود پائنتھے۔ اور جہاں کی فخلق وہاں  
 دیکھ سکتی۔ یہ کچھ جہاں طیف کو کر سکتا ہے۔ مادی جسم کو یہیں کر سکتا مادی جسم کو قید کے باہر  
 نکال سکتا ہے۔ اسکا نام ذبح آدمی کی طرح کر سکتا ہے۔

اسی طرح اعلیٰ جسم نہ ہے۔ جو کہ کھڑی کے اندر کھولنے پر پائیا گیا۔ اور دوسری قسم  
 ایک اور ہے۔ جو جسم غالی ہے۔ جسے آپ کو شہر میں پھرتا ہوا پائیا گیا۔ یا اپنے کھلنے میں دیکھا۔ اور  
 یہ جہاں میں بھی موجود تھا۔ کہ ہر جہاں۔ ہم خیالی۔ ہندو لوگ اس کو مایا دپ بھی کہتے ہیں جسکی  
 مصلحت اس طرح ہے۔ کہ معاملہ اپنی قوت اور اس سے اپنے مختلف جسم و گون کو دکھا سکتا  
 اس جسم میں دو عامل جسم ہیں یا کمال شہر نہیں ہو سکتی۔ اور اسی طرح ایک ہی ذلت میں کسی جگہ خود کو  
 موجود دکھا سکتا ہے۔ اور مختلف گونوں سے مختلف قسم کی گفتگو بھی کر سکتا ہے۔ مگر یہ جسم اعلیٰ جسم  
 اعلیٰ جسم لطیف سے وجہ کمزور ہے۔ سو جب اعلیٰ نہیں۔ مادی کا نام نظر بندی بھی ہے یعنی عامل ایک  
 ہی چیز کو مختلف شکل میں گونوں کو دکھا سکتا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے ذائقہ  
 کیسے قلب کی یکسوئی اور قوت اور ذوق اور اپنے خیال و اعمال پر غالب آنا۔ عامل کر لی ضروری اور  
 ضروری ہے۔ لہذا ہم پہلے اسکو بیان کر رہے ہیں۔

(قلب کو کس طرح یکسو کر سکتے ہیں)

اما جو کام شروع کر۔ اس میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ تم کو اپنے وجود کی خبر نہ ہے  
 چاہے کوئی تمکو اذیت بھی دے۔ تو تم اسکو بھی محسوس نہ کر سکو۔

اگر اور لوگ وہاں موجود بھی ہوں۔ تو تم اس اور جہاں موجود ہو جاؤ کہ تمہیں ان کی موجودگی  
 کی خبر نہ ہے۔ اور تم کو یہ یوں ہو۔ کہ جیسے سو اپناں اور کوئی نہیں ہے۔

یہ بات پہلے پہلے کسی قدر مشکل معلوم ہوگی۔ مگر کرنے سے نہایت ہی آسان ہو جائیگی  
 کہ جب تم کو اس کی عادت ہوگی۔ تو یہ بہت ساری عادت میں داخل ہو کر جس کی بات ہو جائیگی  
 ایک شخص حقیقی کے سرشار کی زبان سے جس نے خود یہ کلمہ سنا ہے۔ کہ عشق مجازی اور حب  
 عرفی اسی سے عادت لوگ اختیار کرتے ہیں۔ کہ قلب کو یکسوئی حاصل ہو کر جو کہ عشق مجازی  
 عشق حقیقی کا نیز ہے۔ جو شخص مجازی عشق کے ناز و برداشت کر سکا۔ وہ حقیقی عشق  
 کی ناز و برداشت کر سکتا ہے۔ اور یہ سب کچھ عشق میں ہوا کرتا ہے۔ عشق ہی موزو حاصل کرے گا۔

پس جو شخص بھوئی قلب حاصل کر لیا۔ اس کے نزدیک تمام چیزیں حاصل کرنا بالکل سہل ہے۔  
اس لئے لازم ہے کہ پہلے اس کی مستحکم دہ سب سے پہلے بھوئی حاصل کر دے۔  
اس لئے کہ حاصل کرنا اس کے لئے تو لازم ہے کہ سب سے پہلے کوئی چیز دیکر اس پر اپنی  
نظر جمائے۔ پس اولیٰ سے آنکھوں کے مقابلے پر خارج ہو جائیگا۔ اور اس کی مقدار اس  
چیز کے کچھ افراط نہ جائیگی۔

مثلاً جبکہ لو چیز پر نظر کو قائم کرنے سے الیا اثر پیدا ہوگا کہ خود حامل بھی اس کے  
اثر سے غفلت نہ رہ سکے گا۔ اور کبھی الیا بھی ہوگا۔ کہ اس کی میری خواہش منہ پر جائیگی  
کہ کوئی گول چیز یا انار کا دانہ اس کام کیلئے مستحق کیا جائے۔ تو اور بھی مناسب ہے۔  
ایک اور طریقہ خواہل یوہل کا تو ایسا طریقہ ہے۔ سب سے سہل ہے۔ وہ یہ ہے  
کہ ایک کاغذ ایک فٹ مربع لیکر مسفیہ اور موٹا ہو۔ اس کو بالکل سیاہ کر لو اور الیا سیاہ کر دو۔  
کہ کسی جگہ مسفیہ کا نام نہ لکھتے نام بھی باقی نہ رہے۔ اس کاغذ کو اپنے سینے کی جگہ دیوار میں  
لگا دو۔ اس طرح کہ ہر وقت تنہا ہی آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس کاغذ اور تنہا ہی آنکھوں  
کے درمیان کا فاصلہ ایک لہجہ جو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھ کے مرکز تک ایک انفی خفا مستقیم  
کھینچا جائے۔ تو داغ ایک لہجہ ابھرا ہے۔ پس اس داغ کی طرف نظر اس قدر تر دیکھتے ہو  
کہ دیکھتے ہوئے سانس حرف ناگ سے نورا درمنہ کو بند رکھو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تنہا ہی  
ہلکے تھپکے۔ جب تم یہ عمل شروع کر دے تو پہلے پہلے ذرا لکھیں محسوس ہوگی مگر یہ  
ہرگز اندیشہ ناگ نہیں رہیں۔ جو وقت تک تم برداشت کر کو۔ دیکھو باقی جو چوڑ دو ایسی طرح  
روزانہ کر۔ اس سے تہا ہی طاقت بڑھ جائیگی۔ اور تم پہلے طو پر مثال ہو جاؤ گے

مذکورہ بالا مشق کے فائدے یہ ہیں۔ کہ جہاں دی تنہا الحس ہوگا۔ اس کو ذکیر مردہ دہشی ہی  
نظر آئے گی۔ مگر بظراف اس کے جو آدمی ذکی الحس ہوگا۔ اس کو بھوئی قلب حاصل ہوتے ہی  
روشنی میں لغ مسفیہ معلوم ہوگا۔ اور راتہ راتہ دہشی داغ مسفیہ بالوں کی صورت میں ظہور کر لیا  
اور اسے بعد اسے نظر آئے گی۔ آخر دہشی کے بعد اسی روشنی کی شعاعیں بن جائیں گی اور الیا معلوم  
ہوگا تو الیا ایک نظر کے آگے سے ایک بڑا بھار کا پردہ اٹھ گیا۔ عجائبات کا شہد ہوتا ہے  
ہوگا پس اسی سے مراقبہ کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نام روشن ضمیر ہے۔ جو آدمی ہی نہیں  
بلکہ ہر آدمی ہے کہ جو اگر چند روز اس لہجہ کی اس تہ تک دیکھتے ہیں۔ جب تک

وہ سیبہ سطح کل روشن نہ ہو جائے۔ اس سے اُن کی مقناطیسی قوت بڑھ جائیگی۔ اور قلب کو یکسوئی حاصل ہوگی ہمزاد کو تسخیر کر نیک پاپ کا پہلا طریقہ

مشرب کی ایک تلی لیکر اس کو اپنی دہنی لبس میں دباؤ۔ مگر سطح کو اس کا منہ آگے کی طرف ہے۔ اور اس وقت تک جبکہ سووند نکل کر اسی طرح ادبیا ہو چکا ہو۔ اور تمباکو اعلیٰ سایہ جو حبابا سر ہو تبہا سے قدوں سے کہ ان کو چار گز کے فاصلے پر جو۔ اور تالیق شبیہ۔ یا یکشنبہ کو کسی کھلے میدان میں جاؤ۔ مگر ایسا میدان ہو۔ جہاں بیکر آدمی کا گز نہ ہو سکے۔ اور مل پر چھٹے کی اسٹے کوئی نکل نہ ہو سکے۔ تخلیہ ہو یا نجی پشت کو مشرق کی جانب رکھو۔ اور پہلے یہ معلوم کر تم سے کسی باغیچے قدم کے فاصلے پر کوئی پھل کا تخت ہے کیونکہ اس کا ہونا نہایت سودی اور مادی ہے۔ بعد ازاں دل کو مضبوط اور قوی کر کے اپنی نظروں کو اپنے سایہ کی گردن پر جلاؤ۔ اور جب تمہاری نظر اسی طرح جم جائے۔ تو بلا کسی سری طرف نہ کھچے کہ یہ آسم پر چھو۔

### فصل فی ذرات الشیاطین

اس عمل کو ایک گھڑ کا سال پڑھتے ہو۔ اس کے بعد نظر اٹھا کر سامنے والے میل کو دیکھنا چاہیے اس وقت تک کہ میل کی چوٹی پر ایک بیڑا دل سایہ نظر آئے گا۔ بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی تیز ہو۔ اسی طرح وہ شکل روز بروز قریب ہوتی جاوے گی۔ ادنیٰ آرتی آئینگی۔ جسے کہیں ملے و ذل وہ شبیہ بھاری صورت میں تمہارے سامنے آئینگی۔ اس وقت جسے ہاتھ سے شے نہا کا کہ فعلی کرنا میں ہاتھ سے بوتلی اس کے منہ سے دھواں اُڑے آدمی آخر باد و ران مل میں خود مشرب پی جائے میں۔ اکا وجہ سے ان کا مل ادھور اڑا جاتا ہے۔ یہ ترکیب ہے۔ جس سے تمہارا ہمزاد تمہارے قد میں آجائیگا۔ یہ صبح و شام کے اگر باریک کے موجب بلور کا کر کیا جائے۔ تو کیا ممکن ہے کہ تمہارا ہمزاد تمہارے قبضہ میں نہ آئے۔ آئیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ انسان تارک الصلا اللہ ہو بہو کہ تو یہ عمل دو مانی ہے۔ مگر ہمزاد کی مثال خود شیطانی ہے۔ اس لئے وہ نہ مل سے قریب میں نہیں آسکتا۔ اس کا تعلق بھی منتر کی مثال ہے اس لئے ہماری ڈھانچے کہ خدا ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس عمل سے بچائے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس عمل کی طرف التفات نہ کریں۔ ورنہ میں عذاب کا ذمہ دار نہیں۔ اُن کی اپنی



## دوسرا طریقہ نسخہ ہمزاد کا یہ ہے

جو عمل یہاں بیان کر رہے ہیں۔ یہ عمل صرف ایک ہفتہ کرنا پڑتا ہے۔ یہ عمل ایک شبہ سے دوسرے شبہ تک کرنا پڑتا ہے۔ اور اس معمولی مدت کا محنت میں ہمزاد جیسی بالکل جینے انسان کے تجربہ میں آجاتی ہے۔ جو ہفت اقلیم کا بادشاہ کر سکتا ہے۔ وہی ہمزاد کا آفاک کر سکتا ہے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔ کہ شبہ کے سفد کسی وقت چینی مٹی جبکہ کافی مٹی کہتے ہیں۔ لاکر اسکی چالیں بولیاں بناؤ۔ اور گولیوں کو گول دیکھو۔ بلکہ بیوی رکھو جس کا خطر نقصان نہ ہو۔ یہ گولیاں ایسے وقت میں تیار کرو۔ کہ آٹھ بجے رات تک بالکل خشک ہو جائیں۔ اگر خشک نہ ہو سکیں۔ تو آگ پر خشک کر دو۔ پس جب رات کا پہلا حصہ گزر چکے۔ اور تمام کانوں سے فراغت پا چکو۔ اس وقت اپنی پشت پر بیٹھے تیل کا چراغ روشن کر کے رکھو۔ اور غلغلہ میں مغموم ہوں دوسرا آدمی لہٹے خیال کو اور طرف متوجہ نہ کر سکے۔ اور تم رات کو آرام یعنی اسی جگہ کرو۔ پس جب تم فاسخ ہو کر اور غلیظہ کا اطمینان کر کے مغموم اس وقت ایک گولی پر یہ اسم پڑھو۔

فاسخ ہو کر

اس اسم کو ستر ستر مرتبہ ایک ایک گولی پڑھو۔ اور دم کرتے جاؤ۔ اپنی نگاہ کیلئے سایہ کی گرین برجائے رکھو۔ وہاں سے مغموم نہ کرو۔ اور یہ بھی خیال رکھو۔ کہ تمہاری آنکھ نہ جھپکے۔ اس عمل کو ختم کر کے اسی کمرے میں کسی جگہ سو جاؤ۔ مگر یہ خیال رکھو۔ کہ نہ کوئی شخص اس کمرے میں تمہارے پاس آئے۔ نہ تم کسی سے بات چیت کرو۔ صبح کو جس وقت بیدار ہو۔ تو اس تمام گولوں کو کسی تار یا کونوٹن میں ڈالو۔ مگر یہ بھی خیال رکھنا ضروری اور لازمی ہے۔ کہ گزشتہ پر چلتے دنے سب سے پہلے تم ہو۔ تم سے پہلے کسی شخص ہاں نہ پہنچا ہو۔ نہ کوئی سے کسی سے پانی نکالا ہو۔ اس دوسرے آئے اور دہاتے کسی سے بات چیت نہ کرو۔ خواہ کتنا ہی ضروری کام نہ ہو۔ مگر اس کی پرت نہ کرو۔

عمل کرنے کے دوران میں تمہیں خوفناک صورتیں نظر آئیں گی۔ تمہیں لازم ہے۔ کہ ذرا خوف نہ کھاؤ۔ طبیعت کو مضبوط رکھو۔ کیونکہ عمل کا مکمل فائدہ ڈالو گا۔ خوف ملائیگا۔ کہ کچھ عمل تمہیں کھو رہا ہو۔ مگر نہیں لازم ہے۔ کہ اسکی مطلق پرواہ نہ کرو۔ دوسری شرط یہ ہے۔ کہ حال کی ایک ہفتہ تک بڑا دل سے ایک رسا ہو گا۔ یہ عمل کام آئے گا۔

FREE FROM PAIN

یہ عمل لیچر ہزار دہائی شیطانی عمل ہے۔ اور شیطان برستی سے قادیان میں آنا سے پہلے انوں  
 کو اس کے پیر کر لانا ہے کہ یہ تمام مسلمانوں کی مذہبی باطل فلاح کے خلاف مسلمانوں کو اس سے  
 بچانے اور بچنے کی توفیق ملنا فرمائیے۔ آمین ثم آمین سرسبز

طریقہ عیسائی ہمارے کے بخیر کا

اس عمل میں ایک کے حساب کے یا بہیون کے حساب سے عمل کے نام کے مسئلہ  
کلے جاتے ہیں۔ اور پھر اس میں غبن اور جمع کے جاتے ہیں۔ املا د حاصل یعنی لفظ نہایت  
یا اپنے ہم کیلئے ہمارے مثال یا اگر کے چھ چاروں تک پہنچے۔ اس میں ایک دن نام نہ ہو لیکن  
مقام کی ضرورت لاحق نہیں۔ صرف روزانہ پڑھنا کافی ہے۔ عمل کو چند ہی تجویزات سے  
شروع ہوگا۔ جس وقت چھ ملے خوشی سے گدگدائے۔ پھر او متبدا مطیع فرمان ہو اور پھر جابجا  
قرآن سے حکم سے گردن نہ پھرا کر جابجا ہے قرآن کو حکم قضا و قد سمعہ کہ جابجا لایکا۔

طريقه و نحوها تسمى في هذا

سیاہ کاغذ پر سفید داغ دیکھنے کی مشق کو خوب بڑھا لو جب تک فی سیا کام شروع کرو  
پیشتر اپنا نامور۔ جب کہیں دن دو دن باقی کی خوب مشق ہو جائے تو تمہاری جیبیں کی طرح  
نام نہائی کی کہ سے نایاب پتہ کتاب میں اس طرح کر کہ وہ قافی سکان کے مومن ہیں تنہا کتاب کی  
جانب پشت کوئے کہے کہ وہ ہو رہے سیاہ کی گردن کو تو جو سے دیکھتے ہو اور نگہ کر اور کہ اسم  
پر دھتے ہو۔  
ناہمزداد قبضہ اساتہ الا ھکذا

نابھز او قبضه الاھذا

مگر بیک وقت اس پر خود بخود کافر کی کوئی عین منہ کی اپنے دہش ہاتھ  
میں رکھو۔ اور بار بار تمہیں کہ کھول کر اس ٹکڑی کو دیکھتے جاؤ۔ جب آگت الیس دھڑکے۔  
اس ٹکڑی کو دھڑکے اپنے سایہ کی گردن پر بھینک مارو۔ اور اس ترعرہ میں براہین منہ  
تک آگت کی طرف دیکھتے رہو۔ یہ ٹکڑی روزانہ چار تین روز تک صبح دس بجے کے بعد کرنا چاہیے  
کافور کی دھواں روزانہ ہی چلیے۔ اس ٹکڑی کو اسی جگہ میں چھ دو۔ بعد الیس روز کے جب ہم قسم کر  
یکو۔ تو اس جیسے شد کا فو کو زمین میں اسی جگہ دفن کر دو۔ چالیس روز گزرنے پر تمہیں آسمان میں  
ایک ایسے چیز نظر آئیگی اور دھڑکے وہ انسانی شکل اختیار کرے گی۔ اور بعد از چار بجے کوئی بات آئیگی۔  
حقاً کہ الیس دھڑکے یہ وہ قہار ہی صورت میں قہار ہے۔ پاس آئیگی۔ اور رقم سے جواب  
سوال کرے۔ یہ کان ہاتھ ایک آگت ہاں کوئی آدمی نہ ہو۔ آدمی نہ ہو۔ آدمی نہ ہو۔ آدمی نہ ہو۔

کیسا ہی کم کیوں ہو۔ مگر تمہیں نہ بتایا جائے۔ جس بجے کے بعد مکان میں دھوپ نہ پکائیے۔ کوئی  
درخت، درخت کا سایہ نہ ہو۔ بل میں اس وقت بہنو نہ پڑھو۔ سخت مطلب ہے اور الودہ ہو۔ اگر کسی بعد  
ایک سو قد آجائے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں کو نہ کر دو۔ بلکہ آئینہ سامنے لگو  
کر دیکھو۔ پڑھنا چاہیے

## پانچواں طریقہ تفسیر مرد کا روحانی پاک سما اسی خاص مسلمانوں کی واسطے

ایک سیاد کا مثلاً لیکر ایک ذرہ نشان پیسے کے برابر بناؤ۔ اور اس کا غلہ کو ایک چوکی پر لٹا دو اور  
پچھلے سے بعد میں لکھ کر اس کو تین گھنٹہ تک رکھو۔ دیکھا کرو۔ تین روز کے بعد تنہا مکان میں اس  
نشان کو متقل کر دو۔ جہاں سوائے تمہارے کوئی غیر شخص نہ آئے۔ ایک چراغ میں دھن دھن دھن  
کی چرچی بھر کر عورت کو نصیحت کے باتوں کی بتی بنا کر اس میں دھن کر دو۔ اور اپنے مقابل بکھ کر  
پڑھنا شروع کرو۔

## پانچواں تفسیر یا میرزا تفسیر

جو وہ روز کے بعد تمہیں اس چراغ کی لوست ایک سایہ پیدا ہو یا معلوم ہو مگر حتیٰ کہ وہ سا  
چالیس گھنٹہ کے اندر نشان کی شکل بن جائے۔ اگر تشریح کر دیکھا۔ اور شیک اختتام ملے گے روز  
وہ سایہ تمہاری شکل بن کر تمہارے سر پہ آئے گا جس روز عمل شروع کر دو۔ اس روز ایک  
بڑا قدر ایشیہ کا لپٹے برابر رکھو۔ اور اس کے ساتھ مقدس امور بھی رکھو۔ جیسا کہ وہ سایہ  
تمہاری شکل میں تمہارے پاس آئے گا۔ تو آئے ہی تم سے سوال کر لیا۔ کہ میرے ہم شعل ظانی  
پنے دئے مجھے کیوں تکلیف دی ہے۔ بیان کر اس وقت تمہیں لازم ہے۔ کہ تو اسے کہہ  
کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اور نہیں چاہتا۔ کہ میرا مشرق تجھے پیدا ہے۔ چوہہ تو میرا ہے۔ مجھے  
سے جدا ہے۔ اس لئے اس پاک اسم کے ذریعے میں نے تجھے بٹایا ہے۔ کہ ہمیشہ پاس رکھو  
یہ سوال سن کر وہ جواب دے گا کہ اگر تجھے عشق کرنا ہے۔ تو کسی ایسے بھجنس میں عورت سے  
کرتیہ سے عشق کر کے کیا پائیگا۔ تو مذہبی میں آتش تیرا میرا نہ مشکل ہے۔ بیان تو کہے۔ تو اس  
ایسی موند پیدا کریں۔ جبکہ دیکھ کر تو میرے عشق سے ہاتھ اٹھا لے۔ اور رشتی محبت میں ہمہ تن ہو  
جائے۔ کہ جس جواب تمہیں دینا چاہئے۔ کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ عشق نہیں۔ اگر تو مجھ سے عشق نہیں  
کرتیہ ہے۔ تو مجھے نہ ملے گا۔ میں اس سادہ بات سے کہہ سکتا ہوں کہ کہ وہ کہہ کر میرا





## مسیرِ زم کا اصلی راز یا اثرِ پیکر و جسم

۱۔ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو ۲۰ لوگ جو مجلسوں میں آئیں یہ بتائیں میں آجاتے ہیں (۲۰)۔  
 ۲۔ وہ لوگ جو مسیروں کے درجہ سے ستر میں (۳۰) وہ لوگ جو اسکو ایک کتابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (۴۰)۔  
 ۳۔ وہ لوگ جو کچھ نہیں جانتے مادہ مسیروں کو جنم کرتے ہیں۔ (۵۰) وہ لوگ جنکو اس بات کا یقین ہو کہ ہم  
 پر مسیروں کو اثر کر دیا (۶۰) جو قلب کو میکشون دے کہہ سکتے ہوں (۷۰) جو شہ کا استعمال کرتے ہوں۔ یا کچھ  
 ہوں۔ زانی ہوں۔ غلامی ہوں (۸۰) یا بد اعتقاد ہوں (۹۰) یا بیع انسل ہیں۔ ان لوگوں پر مسیروں  
 کا اثر نہیں ہوتا۔ جسکو لوگ سمجھتے ہیں کہ عامل کچھ نہیں جانتا۔ مگر نہیں معلوم کہ رسول میں نقص کچھ  
 نہیں ملتا کیا قصور ہے معمول کا متاثر کرنا طریقہ

مسیروں کو غیبت پہلے عامل کو لازم ہے۔ کہ اپنے معمول کو خوب اچھی طرح اس بات کا یقین رکھتا  
 کہ اس پر مسیروں کو ضرر مل کر گیا اور عاملوں کے واقعات سننا کہ اس کے دلیلیں مسیروں کی دقت  
 پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اس کو یقین نہ آجائے۔ کہ ضرر و فحش پر مسیروں کو مل کر گیا۔ اگر اس کو دل بد اعتقاد رہا۔  
 تو مسیروں کو اثر نہ ہوگا۔

### معمول کے خواہاری کرنا طریقہ

عامل جس شخص کو اپنا معمول بنانا چاہے۔ اس پر اس طرح عمل کا آغاز کرے کہ اپنے  
 دل میں ہر لمحہ معمول کے سرور و چہرے پر سے اس کے پیٹ اور پاؤں تک اٹکے۔ اور ہر وقت  
 یلور رکھنے کے لائق ہے۔ کہ عامل کا ہر لمحہ معمول کے جسم پر ایک ہی رنگ کو نہ گئے پاسے۔  
 اور نہ اس قدر نامعلوم ہو کہ اثر پختہ نہ کرے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ معمول کے قریب ہے  
 مگر اس کے جسم پر پس نہ ہو۔ اور عامل معمول پر بہت مہذب ہو کر اس طرح نظر جائے۔ کہ اُسے  
 دنیا و فیہا کی خبر نہ پڑے۔ اور معمول کو لازم ہے۔ کہ وہ عامل کی مرضی کا تابع ہو۔ اور یہ بھی  
 ہو تو بہتر ہے۔ کہ معمول عامل کے عمل پر اعتقاد رکھے۔ تو ملکی اثر ہو جائے۔ مگر تو نہایت  
 ضروری ہے کہ معمول عامل کے خواہش مند ہی کرنے سے حساس نہ ہو۔ اور غیبت سے اسکو قبول کرے  
 اور بعض ایک اور ہے کہ طرف دیکھتے ہیں۔ نظر سے نظر نہ ملے۔ دل تک ایک دہانی نہ ہو  
 تاکہ وہ بے فکر نہ ہو سکے۔

مرد مرزا خیال بگ نہ پائے۔ دونوں کے خیال کو منسخر کر سزا کی کوئی چیز وہاں موجود نہ ہو۔ اہل  
 کو کئی شخص یہ پور توہین ہے۔ جگہ اگر کوئی وہاں موجود ہو۔ تو وہ بھی غامض اور بہت حق معصوم ہو  
 بعض معمول ایسے ہوتے ہیں جن پر ہمدی اثر پڑتا ہے۔ اور بعض پر دیر سے۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں  
 جن پر خواب طاری ہونے سے پہلے سردی یا گرمی یا گدگد کی کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت عامل کو  
 لازم ہے کہ اپنی توجہ کو اور زور دے۔ تاہم معمول پر خواب طاری ہونے کی علامات کا ہر  
 ہوگی۔ بعض معمول ایسے ہوتے ہیں جن پر گدگد اور نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عامل  
 کو مستقل سے کام لینا چاہیے۔ ہرگز گھبراہٹ نہ چاہیے۔ جو لوگ مسخروں میں مشغول ہوجاتے ہیں۔  
 وہ ایسی حالت کی مصلحت پر توجہ نہیں کرتے۔ اور گھبراتے ہیں۔ بلکہ اور بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ تا  
 کہ کچھ عامل گھبرا جاتے ہیں۔ جس کی انجام دہی ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ معمول عامل  
 سے زیادہ زبردست ہوتا ہے۔ یا اس وقت وہ عمل خود عامل پر ہوتا ہے۔ اور بعض مرتبہ  
 ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس شخص میں کوئی مسخروں کا زہر است عامل بھی موجود ہوتا ہے۔ جس سے  
 باعث عامل کا اثر معمول پر نہیں ہوتا۔ نہ مل اس پر چلتا ہے۔ اس لئے لازم ہے عامل کو کہ  
 کبھی دھڑکی نہ کرے۔ بلکہ سحر و جادو سے کام کرے۔ اور پہلے کہہ دے کہ اگر اس مجھے میں کوئی  
 صاحب موجود ہو۔ تو میں اس سے اجازت کام کرنے کی چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں البتہ مضبوط  
 ہو سکتا ہے۔ بیشک سحر و جادو اور انکساری کو پیش نظر رکھے۔ دھڑکی کرنے سے پرہیز کرے۔ جو کہ  
 کرنے کو اسے عرف خدا کی ذات ہے۔ دھڑکی کرنا کسی کام میں بشر کو ہرگز لازم نہیں۔ کیونکہ سحر و  
 جادو ہر وقت مجبور ہے۔ باطل طاؤں کی مشق اس قدر بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ چند منشا  
 میں معمول پر خواب طاری کر دیتے ہیں۔ یہ سحر و جادو اس مشق کا نتیجہ ہے۔ جب بعد تم مشق کر رہے۔ اسی وقت  
 زیادہ ہمدی کا سید ہوتے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ غفلت آید۔ یہ گنہگار ہے۔ اسے عامل کو سبوتا ہوتا  
 نہ ہوتا ہے۔

## دوسری ترکیب خواب طاری کرنے کی

عامل لازم ہے کہ معمول کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کے دونوں پاؤں کے انگوٹھے کو اپنے  
 اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں سے نرم چمکے اور خواب طاری سے اسکی آنکھوں سے بٹھی دھڑکی  
 دلی کو اس کی طرف متوجہ کرے۔ اور معمول کو بھی ایسا ہی چاہیے کہ وہ عامل کی طرف اسی طرح  
 دیکھتا رہے۔ جب طرح عامل دیکھتا رہے۔ یہ ترکیب مذکورہ باہر ترکیب آسان اور سہل ہے

ابنِ مال کو لازم ہے کہ جو کرکب اسکے نزدیک آسان اور اچھی ہو۔ اسی پر عمل اور اندر کرے۔  
 دونوں کی بین کر دی ہیں۔ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنے دل کے پاند میں کوئی چیز  
 دیتا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہے کہ اس پر نظر پڑا کہ اس کو دیکھتے ہو۔ اس سے بھی معمول پر عامل کا دل پڑتا  
 ہے۔ اور تیسرا یہ ہے کہ عامل معمول سے ادنیٰ کوئی چیز رکھ کر معمول کو اچھی طرف نظر پڑا دیکھ  
 کا حکم مکمل دیتا ہے۔ اس دونوں طریقوں سے ایسا لانا اور چاہتا ہے۔ کہ مولیٰ کا پیوستہ سے پیوستہ  
 محال ہو جائے۔

## انصاف و مجہول کرکب کا عمل

ممول پر جب غبارِ مال اور کرکب کا شکار ہو تو معمول کی آنکھیں بند ہونے لگیں گی۔ یا اگر کھلی  
 بھی ہیں۔ تو ان پر ایک سفید جھلی سی نمودار ہوگی۔ اس وقت معمول کو ہرگز ہوشیار نہ خیال  
 کرنا چاہیے۔ کیونکہ نہ تو وہ اس وقت دیکھ سکتا ہے۔ نہ سنے سکتا ہے۔ اسکی بینائی و ادب بوجاتی  
 ہے۔ اپنے اس کرکب کی محسوس ہوتی ہے۔ اس کے قریب کیا کہ اس کا پوشش کھو جاتا ہے۔ یعنی  
 وہ ہوش ہو جاتا ہے۔ مگر عامل کے سوالوں کا جواب نہایت صحت سے دیتا ہے۔ جیسے پوشیار  
 آدمی کو یہ کہ جواب دیتا ہے۔ مجھے انداز کرتا ہے۔ اسی طرح وہ بھی بحث کرتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے  
 چاہے کیا ہے یعنی معمول کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ اصل سے سوئے کی درخواست کرتے ہیں اس وقت  
 عامل کو بھی لازم ہے کہ اپنی اندازت کو رد نہ کرے۔ بلکہ فوراً متور کرے۔ مگر ان کے ساتھ  
 وقت گزار کر کے دھمیلے۔ کہ کہتے سنتے ہیں تم یہاں ہو گئے۔ جتنے سنتا کہ معمول دھمیلے کرے  
 کرکب کہتے ہی منت پر پڑے بہار ہوئے سے عامل کے مطلع کر گئے۔ مثلاً کسی معمول سے عامل  
 سے آدھے گھنٹہ خوشی اجازت نے عامل سے پتہ نہ منت گذرنے تک بعد اس سے کیا  
 کہ۔ کہ ابھی تم کتنی دیر اور سو گئے۔ اس نے جواب دیا کہ سپند، منت اس کے درود یافت  
 کہ کتنی دیر اور سو گئے۔ اس نے کہا، کہ سات منت۔ پھر اس کے بعد میں منت مانگتا  
 کہ کہتے تعجب ہوا۔ مگر یہ اس قسم کے رانہیں کہ حوائج مانگنا کہ سو گئے کی کچھ ہی شکل  
 سے آتے ہیں حالت جو شخص عامل کا مال ہے۔ وہ ان زمروں میں مستغرق ہو جاتا ہے۔  
 اور جسے وہ غماضات اور اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جس کے کچھ سے عقلی انسان حیران  
 شدہ رہتا ہے۔ یعنی آدمی جنکو مسرورم کے وجود سے انکار ہے۔ وہ اسکو کتنی  
 اہمیت دیتا ہے کہ اس نے کہتے ہیں کہ معمولی سوچنا اور ہوش کرنا یہ سب بلا ٹوٹی ہے۔



اور قابل قبول ہو کہ اور فریب سے خلعت کو لٹکتے ہیں۔ اس بات کی بہت اچھی مشق اس طرح ہو سکتی ہے کہ ایک چیز مہول کے پہنوش ہو نیکی کے لیے کسی بگڑے شے کو لٹکائے اور پھر مہول کو اس کی خبر نہ کی جائے۔ پھر اس سے دریافت کیا جاوے کہ امید ہے کہ مہول بائبل صحیح ہے یا نہیں۔ ایک یہ بات بھی ناگزیر ہو تا غور کی ہے کہ مہول کے نمبر کے خلاف ہرگز مہول پر ذرہ دنیا چاہیے۔ بعض مہول بعض قسم کے سوالات سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ جواب دیتے وقت روکتے ہیں۔ تو ان سے اس سوال کو دہرایا ہی کہ چاہیے نہ نہ لفظ موت سے ہر ایک مہول سخت گھبرائے اور جواب دیتے وقت رکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی کہ ہے کہ موت کا حال سوائے خدا کے کون جاسکتا ہے پھر اس کا نام مہول کے اسکل اور عاقبت سے باہر ہے۔ پھر ایسے سوال کا یہ کیا جواب دے سکتے ہیں البتہ اگر کسی مہول پر ذرہ کی نسبت کسی مہول سے دریافت کرو۔ تو فوراً تائب ہو جاؤ۔ اور اس کی تشریح اس طرح کریگا کہ اس کے پیالے کے سامنے حکیم حادث بھی حاضر آجائے۔ اور وہ بھی اس قدر تشریح نہیں کرتے۔ یعنی کہ مہول بیان کو جائیگا۔ اور اس نمبر کا علاج الیہ۔ مہج جائیگا۔ کہ تیر وقت مہول سوائے قابل کے دوسرے بات نہیں کریگا۔ اگر دوسرے سے بات کرانی ہو تو اس کے ساتھ اس کا ربط کرنا پڑیگا۔ وہ اس طرح کہ اس کا کچھ مہول کے ساتھ نہیں دیتا ہو گا۔ تب اس کے ساتھ ہی لپیٹو گا۔ ورنہ ہرگز بات نہ کریگا۔ اور بعض مہول اس قسم کے بھی ہوتے ہیں۔ کہ بلا واسطہ اور بلا ربط ہر ایک کی بات کا جواب دیتے ہیں۔ خواہ کوئی شخص سوال کرے۔

## طریقہ مہول کے آگے کی طرف گرائیگا

مہول کو آگے کی طرف کرنا مقصود ہو۔ تو اپنے دل میں اس بات کو اچھی طرح پختہ کر لو کہ ہم خود اس کو آگے گرائیگا۔ اور قلب کو بھڑکائے۔ اور فکر کو مہول کے چہرہ پر گرا کر عمل شروع کر دے۔ اور اپنے دل میں یہ سمجھ لو کہ ہم اس کو آگے کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ عمل فوراً رہنا اثر دینا چاہیے۔ یعنی مہول پہنوش ہو کر آگے کی طرف کریگا۔ مگر ہم اسے اس کا اظہار نہ کر دے۔ اس کے چوتھ نہ رہے۔ ورنہ گرنے سے زخمی ہو جائیگا۔ پیشتر کسی شخص کو اس کے مقابل کھڑا کر لو۔ کہ جس وقت وہ گرے۔ تو فوراً سنبھال لے۔ اس طرح مہول سنبھالے گا۔ وہ گریگا۔ اور ہم یہ عمل پڑھتے وقت اپنی انگلیں مہول کے چہرے پر

کرا اور اور معمول سے کہو کہ وہ ہماری طرف دیکھے۔ اسدا سکو پیسے اسی طرح اس بات کا یقین کرا دو کہ ہم  
بہترین کرتے لگا ہوں۔ مہنگاں تو سب پرش ہو کر آئے کہ طرف گر لگا۔ جب سب اک کر گئے۔ تو قلب کو یکسو  
کر کے نظر کو تمام کر کے قوت بقا یعنی سے ہم لینا شروع کر دو۔ اور یہ ہم بڑھتے جاؤ  
شمیہ نانا نائے نانا خود بھوم  
پس جب تک مہنگاں معمول گر نہ پڑے۔ اس بل کو بڑھتے جاؤ۔ بہت جلد ہی اثر ہو گا۔

طریقہ معمول کو سمجھے کہ طرف گراؤ کا

طریقہ سب سے نکوہ بالا طور پر کرنا ہوگا۔ عرف بجائے سپر کے آنکھوں کی پٹیلیں پتیلیاں  
معمول کی مثل پرینی چاشین۔ اور آنکھ نہ چھیکے۔ اور سنبھالنے والا آدمی بجائے آٹھ کے پیچھے  
ہونا چاہیے۔ اور عمل پڑھتے وقت تم لمبی اپنے دل میں اسی خیال کو مجھو۔ کہ میں معمول کو پیچھے کیلئے  
بھیکیں رہا ہوں۔ اور یہ اس گرا چلنا ہے۔ اور معمول کو پیچھے لیکن تولد نہ کر تم پیچھے کی طرف بہوش  
ہو کر کرو گے۔ اس کے بعد طریقہ نہ کہ پہل پر حسرت نہ ہو کہ فوراً ترکا لہو ہو گا۔ اور معمول پیچھے کی  
طرف اگر کہ بہوش ہو جائیگا۔ جو آدمی سنبھالنے کے لئے تھے مقرر کر دیا ہے۔ اسے مذہب ہے۔ کہ فوراً سنبھال  
لے نہ رہا ہو کہ اگر نہ ہو گا۔ یہ معمول کے ہاتھ پانہ دھوئے کا عمل

[illegible]

## آنکھوں کے ذریعہ خواب طاری کرنا یا آنکھیں کھلانا

مذکورہ طریقے سے معمول کو کڑی پرہیز کرنا کہ اس کی بے نیازی سے اس خیال تو دل میں خوب طور سے  
 یقین کر لو کہ میں صرف آنکھوں کے ذریعہ اس کی یعنی معمول کی آنکھیں بند کر دوں گا۔ اور معمول  
 کو بھی یقین دلا دو۔ کہ میں آنکھوں کی کشش سے تجھے سلا دوں گا۔ یہی وہ تکنیکیں ہیں کہ وہ  
 اس کے دل میں سے آنکھیں لٹاؤ۔ اور خیال رکھو۔ کہ وہ دل میں سے بھی ایک بھی آنکھ چپکے  
 نہ پاسے۔ اور دیر خیال بھی دہرائی کے دل میں نہ آنے پاسے۔ وہ دل کے دل میں  
 بھی خیال موہین مار رہے ہوں۔ اور حال اپنا دل مشرور کر دے۔ اور یہ اسم پر جسے  
 لیا ۱۲ جو اصل چہشتہ است خوا اب بھلا ایک سو چالیس مرتبہ پڑھو یہ جب تک اثر نہ ہو چلتے  
 چلو مغز اور اثر ہو گا۔ جانتا ہاں ہے۔ ہر ایک اسم کا ورد ہے قدا اس وقت تک دیکھنا چاہیے۔  
 جب تک معمول حسب مرضی کام نہ کرتے تھے۔ یا جیسا کہ چاہتے ہو یہ یاد دہانی ہو سکتی رہے۔ تو  
 اس میں نہ ہوتا چاہیے۔ کیونکہ مسرور نام کا ورد عام معمول کی طبیعت پر ہے۔ جیسی معمول کی  
 طبیعت ہو گی۔ وہی اثر ہو گا۔ اس طبیعت کی ہے۔ تو ذرا تندرست ہو جاؤ۔ اگر طبیعت سخت ہے۔ تو بہت  
 دیر کی ضرورت ہے۔ حال کو دہراؤ۔ کہ جس کے لئے یہ ہے۔ اس کے لئے یہ بھی ہو سکتی ہے۔  
 تو حال کو لگائی اور یہ طریقہ کہ جس میں جیسا کہ مشکل مراح ہونا چاہیے۔ اگر کچھ دیر  
 زکام فرما رہا ہو گا۔

## معمول کو ملکوں کی سیر کرانیکا طریقہ

معمول کو کیا پٹھان ملک میں لائے کیلئے اس بات کی سخت ضرورت تھی۔ کہ اسے گری پر  
 بٹھایا جائے۔ اور اس طریقہ سے بٹھایا جائے۔ کہ اس کے دونوں کندھے سے پٹھانوں  
 اور آپ خود دہنی طرف کھڑے ہو جائیں۔ لیکن آنکھوں اور مٹی میں انگلیوں سے معمول کی گھنٹی کو  
 آہستہ آہستہ سہلانا شروع کریں۔ اور بائیں ہاتھ سے اس کی گھنٹی کو چمکیں۔ جس سے اس کو  
 تکلیف محسوس نہ ہو۔ اگر پہلے جو آپ نے کرنا ہے۔ اس کو اس کے دماغ میں اپنی طرح بٹھا دو  
 اس کو اس بات کا یقین دلا دیں۔ کہ میں تم کو جس ملک کی تو چاہتا ہے۔ سیر کرانیکا میں  
 تم سب کچھ کر چکے۔ جو اور بیان کی گیا ہے۔ تو اس کے حال میں فتنہ گردش کرنے سے رک  
 جائیگا۔ یہ عام طریقہ ہے۔ کہ انسان کے دماغ میں بیداری کے وقت جن جن چیزوں کو چاہتا ہے  
 اور جسے دماغ میں لگائی ہے۔ کہ جس وقت اس کے دماغ میں بیداری کے وقت جن جن چیزوں کو چاہتا ہے

حسرت مند آئی۔ تو اس کے ذہان میں وہی خیالات گھوم رہے ہو گئے۔ جبکی تم اسے امداد دے  
 گئے ہوں۔ لیکن تم ہی قسمت مفت کیسی ہے۔ اسکی آنکھوں کے خیال میں وہی لہجہ بھرا کر کہا گیا  
 کرو۔ جس کا یہ خواہش تھا۔ ضروری بات ہے۔ کہ اس کو حالت خراب میں وہی نظارہ نظر آ رہا تھا  
 جس کا وہ طالب تھا۔ یعنی جس ملک کی وہ سیر کرنا چاہتا ہے۔ وہ ملک اس کو معلوم ہو گا۔ بلکہ یہ معلوم  
 کر چکا ہے کہ میں اس وقت اسی شہر میں ہوں۔ اس لیے جس تم اس سے یہ سوال کر گئے۔ اس کا عین جواب  
 دے گا۔ تمام حالات بتا دے گا۔ تو یہ آنکھوں کے خیال میں اس کو نظر آ رہا تھا۔ زبان کی مدد سے لکھو بیچھا گیا  
 سہل سا تھا۔ ایک بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کمر کی جگہ تیسوں کا کامی ہو یا تم سے کوئی غلطی ہو  
 ہو جائے۔ تو تم ضرور ہو کر سب سے بڑھو۔ بلکہ سب سے زیادہ مستعدی سے کام کر دو گے۔ اس بات  
 غور کا سیاق پوچھا۔ یہ معلوم کر کے مت شرمناؤ۔ کہ مول کو قبضہ کی غلطی متون ہو گیا ہے۔ ہرگز نہیں سارے تم پر  
 غلطی میں کر دو گے۔ جب بھی ہوا مول کو بڑے نام بھی محسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اس علم سے  
 ناواقف محض ہے۔ البتہ تم خود کو سنس کر دو کہ دوبارہ تم سے وہی غلطی پھر نہ سرزد ہو۔

## ممول کو میدان جنگ کا مشاہدہ الہی آنا

جب حال مول پر وہی توجہ مغلزل کرنا ہے۔ تو مول کی آنکھیں بند ہوتی شروع ہوجاتی ہیں  
 اور اس پر ایک خمار سا چھا جاتا ہے۔ اور مول اس قدر محو ہوتا ہے۔ سارے چاہتا ہے۔ کہ اس کو  
 اس حالت سے بیدار کر دیا جائے۔ بلکہ جیت بیدار ہوتی ہی حالت غلطی ہے۔ بعض شہادت اہل علم و حاد  
 راحت بخش ہے کہ مول کو جی بھرے اس امر کا یقین دلاؤ۔ کہ اگر کوئی شخص دنیا میں  
 جانوگر یا سرسبز ملک کا مالک ہے۔ تو وہ تم ہو۔ اور جو کہ تم کہتے ہو۔ مرنے والے سے بھی زیادہ کر دے گا۔  
 مگر وہ بعد بے اندیشہ ہو کر مول کو وہی گویا کہ ہے۔ اور تم ہی بد شکا شہنہ ہو۔ مگر مول کی یہ  
 خواہش ہے کہ میدان جنگ کا نظارہ دیکھے۔ تو اس سے ویدیا بت کر دے۔ کہ کون سی جنگ کہیں بہتر  
 ہے۔ مگر کس وقت کی اور کس شخص کی کہہ کہ تم کو محل میں وہی نامہا و اسکی جنگ کا نظارہ اللہ کے ہاتھ  
 میں نظر آ رہا ہے۔ جنگ کا حال طلب ہو۔ مگر لازم ہے کہ حال کو ایک پلنگ پر راز کر دو۔ اور چٹا  
 دھڑوں ہاتھ مول کے سینہ پر رکھ دو۔ اندام کو کہہ کہ آنکھیں بند کر۔ میں تجھے وہاں میں دکھاتا ہوں  
 مگر تو اپنی کھیل طرف اسی طرف ہوں کہ تمہیں نظارہ جنگ دیکھ رہا ہوں۔ اور تمام خیالات اپنے  
 دل سے دور کرے۔ اس کے بعد تم خود اپنے دل کو تمام جنگ سے پاک کر کے مول کے ہاتھ پر

کھڑے ہو اور معمول کے سینہ کو اپنی نظر کی کشش سے پاس کر دو۔ یعنی برابر کھڑی یا نہ حکومتوں کے  
 سینہ کو اس طرح دیکھتے شروع کر دو کہ تباری آنکھ نہ چپکے مگر اپنے دل میں بیانیہ طور پر دیکھیں جس کو  
 باطن کی قوت کو وہی نظارہ دیکھا جائے۔ چونکہ تباری نظر گری اور وقت واریت کو باطنی سماجی قلبی  
 معمول کو کامیابی پاتی جائیگی۔ تم اس وقت یہ عمل پڑھنا شروع کر دو۔

یا یا قیوم! اثرات کا نظارہ قیوم قیود و حیل لکھنا

جب تک تباری معمول خود اور دہشت سے لرزہ جاتے۔ اس وقت تک برابر دیکھنے جاؤ۔ اور  
 معمول سے دریافت کئے جاؤ کہ ایک نظر آتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ کیا کائنات میں کچھ ایسا ہے جو  
 قیوم کی نظر سے گزر رہا ہے۔ غرض اس کے شکست کھائی سلطان آدمی کو گرتا ہو گیا۔ وہ لوہ  
 چھوٹی سا قسم کی باتیں کر گیا۔ اس کے بعد جب وہ بیدار ہوئی اور خواہش کرے۔ اسے یقین ہو کہ یہ

بہت سے معمول کو ایک انداز میں

یہ عمل جب باطن کا عمل نہ ہو۔ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں برسوں کی مشق کی ضرورت ہے۔ کم از  
 کم سات سال کی مشق۔ جب یہ اثر پیدا ہوگا کہ تم تمام مجھے کو اپنے عمل کے اثر سے محسوس  
 کر سکو گے۔ معمول عامل اس میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ بلکہ اگر تم چاہتے ہو کہ یہ  
 سے مجھ کو ایک سالہ تصور کر سکو۔ تو اس کے لئے مشق کر دو۔ ہمیشہ اپنی نظر کی قوت طبی قوت  
 وضاحت آدمی پر بڑھاتے رہو یعنی معمول میں ایک سے شروع کر کے بعد میں بڑھاتے جاؤ۔  
 سات سات سال تک یہ مشق کرنا۔ تباری کیفیت ہو جائیگی۔ اگر ایک ہی کامیابی ہو۔ تو تم  
 سب کو دیکھ سکو گے۔ اور تباری قوت تمام چیزیں تباری میں ہو جائیگی۔ اگر ایک سالہ مشق کر کے ایسا نہ ہو تو  
 ہے۔ اس میں سب سے زیادہ جامع انسان تصور اس میں ہے۔ وہ قوت اس میں ہے۔ اس میں قوت قوت  
 القادریہ بہت تباری کامیابی ہوگی۔ کہ جس سے تباری قوت تباری ہو جائیگی۔ یہ بات تو  
 پر عمل موقوف ہے۔ سات سات قوت نہیں۔ مگر قوت تباری ہے۔ تباری قوت تباری ہو سکتا ہے۔ تباری  
 اپنے۔ بات خود بخود ہو جائیگی۔

معمول پر خواہش کریں۔ کہ کوئی عادت کھانا

عامل کہ ہم نے۔ کہ اپنے معمول کو سب سے نیچے ہمیں کے کائنات سے ملنے کے بعد  
 باطنی قوت سے کہ کوئی عادت کھانا۔ تباری قوت تباری ہو جائیگی۔ یہ بات تو

FREE AMLNAA...  
 https://www.facebook.com/groups/amlnnaa









## حیوانات کی تسخیر کا طریقہ

حیوانات پر ہندیا ندر پر خریر پیسے پہل کر رہ کیلئے بنی گنا گائے۔ بھینس خوب ہے۔ ان جانوروں پر خواب مقناطیسی طاری کرنا بہتر ہوگا۔ اس سے اس بات کا بھی خوب موقع ملتا ہے کہ عامل نفس خیال ہی نہیں۔ بلکہ عامل کا عمل خود پڑتا ہے۔ اس میں دھوکہ خراب ہرگز نہیں ہے جو لوگ اس عمل سے واقف ہیں۔ وہ دل ہی دل میں اس کا مزہ لیتے ہیں۔ مگر وہ سب پر غلام نہیں کرنے بلکہ بعض اوقات اس عمل سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے بعض انسانی ہندوی کے خیال سے اس فن کی کتابیں تالیف کی ہیں۔ مگر ان کی عبارتیں اس قدر طول طویل ہیں کہ جیسے مطلب قوت ہو گیا ہے ہم نے ادل تو ایسی کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر جو کچھ باقی رہ گیا ہے۔ وہ انشاء اللہ اس کتاب کے دیگر حصہ میں ناظرین کے سامنے بہت جلد بشرط حاجات پیش کر دیتا۔ ان دونوں حصوں کے مطالعہ اور عمل سے انشاء اللہ آپ پورے مسریم کے عالم ہو جائیں گے۔ دوسرے حصے کے حوالے ہیں۔ کہ ایک حصہ میں پورا حصہ نہیں آسکتا۔ اس قدر طول مضمون جو ہم نے بہت ہی اختصار سے لکھا ہے۔ مگر پھر بھی ایک حصہ میں پورا کر کے سامنے آئے۔ دوسرے حصے کے لئے مگر۔

اور دونوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ اس قدر طول و در طول ہے کہ اگر کچھ نہ لکھنا پڑتا تو انہیں بعض دفعہ یاد نہ آتا۔ اگرچہ لائق مفسرین نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت کا باقی نہیں رکھا۔ مگر چونکہ اس قدر طول و ثقیل مضمون کو بہت ہی بڑا معلوم ہوتا ہے۔ لہذا لکھ کر کتاب یا مکمل دونوں کو متحدہ دیتے ہیں۔ ہم نے ان سب باتوں کو پیش نظر رکھ کر یہ دوسرے حصہ لکھے ہیں۔ امید ہے انشاء اللہ ناظرین اس کے مطالعہ سے خوش ہو جائیں گے۔ اور ہماری محنت کی داد دیں گے۔

آدم برسر مطلب

چند منٹ آپ نظر جاکر ایک سی کی طرف دیکھو۔ اگر بی کا رنگ سیاہ ہو۔ تو اور بھی بہتر ہوگا۔ اس کے بعد اس کرد۔ فرما اس پر خواب مقناطیسی طاری ہو جائیگا

## معمول سے خزانہ یا دھن دھن معلوم کرنا

عامل اپنے معمول کو خواب مقناطیسی کے اثر سے بہوش کرے۔ اس کے بعد اس کی آنکھوں کو سرسبز پائ کر لے۔ اندر لے دے۔ وہیں بحال ہوئے جگہ پر جائے۔ کہیں ایسے معمول سے

دینہ معلوم کر دینا۔ مگر مول کو اس راز سے آگاہ نہ کرے۔ کہ کسی کام کیلئے اس کو بیرون کیا گیا ہے۔ جب یہ کام کر چکے۔ تو مول سے سوال کرے۔ آیا جو جگہ اس کے خیال میں خزانہ مخفی کا گمان ہو۔ مول سے اس طرح دریافت کرے۔ کہ تیلے عالم باطن کے سیر کرنا تو اعلیٰ معمول اس جگہ کیا چیز ہے۔ اگر اس فکر واصل دینہ یا خزانہ ہے۔ تو مول فوراً متباد لگا۔ ورنہ جواب نفی نہیں ملے گا۔ کہ اس جگہ کچھ نہیں ہے۔ جو کچھ مول بیان کرے۔ وہ بالکل درست اور صحیح سمجھا جائے۔ اس میں کوئی شک اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

## ہائپرٹرمیا یا کلیراٹینس اور ششیمیری کا بیان

کامیابی اور محفوظ رہی کسی کوشش سے ہائپرٹرم کر کے کیلئے تمام صفات کی ضرورت ہے۔ جو محرک اثر میں عامل سمیریم میں ہونی چاہئیں۔ اس کے احکام مطلق مستقبل اور مضبوط ہوں جس سے مول پر اپنے خیالات جاسکے۔ ہائپرٹرم کا راضی راز یہ ہے۔ کہ مستقبل ارادے و تئیں منتہا تک کبھی ایک شے کی طرف دیکھا جائے۔ اس واسطے سے میں غلبہ بھی ایک ہی خیال پر قائم رہے۔

اہل اسلام اور اہل ہندو کے مونیہ طریقہ سے اکثر مینرجس لوگوں کو روضہ ششیمیری ہو جایا کرتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ یہ قاعدہ استعمال کرتے ہیں۔ کہ ناک کے بالے کو نظر ہمارے حینے کی پراہت کرتے ہیں۔ اور واقعی یہ ایک پراثر طریقہ مانا گیا ہے۔ اس طریقہ سے اکثر تیز جس لوگ روضہ ششیمیری ہو جایا کرتے ہیں۔

مول کو سمجھا دیا کرتے۔ کہ اس شے کی طرف مویہ غور سے دیکھئے۔ بلکہ دیکھنا ہے۔ جو کچھ چیز اس کے پانچہ میں لئے دیدی ہے۔ اس کا اثر یہ ہو گا۔ کہ اول چشیاں مگرانی میں ہو گئی۔ اسکے بعد پھیلے گئیں گی۔

جب اس حالت کو کچھ عرصہ نہ رہا مے۔ اور مول کی آنکھوں سے مونیہ دیکھی کے آثار ہو جائیں۔ تو ایسے مونیہ کی اول اور دہم انگلیاں خیز پھیلا کر اور علیحدہ علیحدہ کر کے اس جگہ ارشے کے خرب سے مول کی آنکھوں کے پوٹوں کے پاس بے جا ڈال دینا غالب غالب ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اور اگر شاید کبھی ہوں۔ تو تم دوبارہ وہی عمل کر کے مول کو پراہت کر دو۔ کہ اب کے جس مرتبہ میں مونیہ کی آنکھوں کے پاس لاؤں

تو فوراً انکھیں بند کر لیا۔ مگر اس سے قبل یہاں رہے جسے ساتھ چکدار جز کی طرف دیکھتے رہتا  
 مذکورہ مدد طریقہ سے نافرین میرا مطلب تو ضرور سمجھ گئے ہونگے۔ مطلب یہ ہے  
 کہ معمول اس لئے کمال خیال برابر قائم رکھئے۔ لیکن یہ حالت میں ضروری نہیں ہے جو  
 دماغ کا یہ اس وقت کا جس میں وہ داخل ہے۔ معذرتاً یہاں بھی کام دیکھا کرتا ہے  
 ہمارا ذہن بالترتیب توجہ ہے۔ کہ ہم اپنے معمول کو کسی پر ہٹا کر اور کوئی جگہ پر ہٹا کر  
 ہاتھ میں دیکر اسے حکم کرتے ہیں۔ کہ اس کو برابر دیکھتا رہے۔ اور اس لئے سوا کوئی دھڑ  
 خیال اپنے دل میں نہ آئے۔ اور نہ یہ کہ وہ سے اسی چیز کی طرف لگتا رہے دیکھتا ہے  
 اس کی طرف نظر ہٹا کر اور طرف نہ دیکھے۔ نہ کوئی فضول خیال اپنے دل میں آئے۔ نہ  
 نہ خود کسی سے سوال کرے۔ نہ کسی کو جواب دے۔ نہ تنہا کسی طرف بصر دے رہے۔  
 چند منٹ یہ پیش کرنے سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اور ایسی بند ہو جاتی ہیں کہ  
 باوجود ہزار ہزار کوشش کے بھی نہیں کھلتی۔ اگر اس وقت میں معمول سے ہٹا ہوں مگر  
 تنہا ہی آنکھیں کھلوں۔ تو بھی وہ نہیں کھول سکتا ہے۔ پھر میں نے اس سے کہا۔ کہ تپا سے ہاتھ  
 ہٹا کر گھٹنوں سے پیچے گئے ہیں۔ اس کو علیحدہ کر دو۔ معمول سے الگ کر کے ایک ہی جگہ پر  
 کہ اگر دماغ وہ انگ نہ ہوئے۔ اس کی بصری رہتی ہوگی۔ اس کو یقین دلایا گیا تھا۔  
 کہ تپا سے ہاتھ جو نہ چپک گئے ہیں۔ اس لئے اب اس کا علیحدہ ہونا بغیر تپا سے حکم کے ناممکن  
 ہے۔ ہم اس سے سزا سزا بات چیت کرتے رہے۔ اور ہر رتبہ معلوم کر پتے لکھتے۔ کہ آیا کوئی  
 نئی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ پھر ہم اس کا ہاتھ الٹا کر اوپر سے چھوڑ دیتے تھے  
 وہ ہاتھ آیا بے حس ہوتا تھا۔ کہ چھوڑا اور گرا۔ اور جس طرح گرا۔ اس طرح رہ گیا  
 جب ہم نے اس کی آنکھوں کو ہٹک ماری اور یقین دلایا۔ کہ اب وہ بشرط اہل ہو گیا۔  
 تو فوراً اس نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن آنکھیں کھول دینے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک وہ  
 مفاد پس کی کیفیت اس پر رہتی رہی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کیا منت تھا کہ ہاتھ  
 اس کے سوا ایک انداز طریقہ ہے۔ یہ بھی میں اکثر استعمال کرتا رہا ہوں۔ یعنی معمول  
 کو ٹھوہ وہ کسی امر کا جو۔ کسی پر ہٹا کر اسے کہا۔ کہ تم سو جانے کی کوشش کرو۔ اور  
 سوائے اس کے کہ تم کو خبر نہ ہو جائے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آئے۔ وہ۔ اور  
 اسی میں متغیر ہو جائے۔ کہ اس میں خبر نہ آ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم ہمارا اس کو سطر

یقین ہی دلاتے جاتے تھے۔ جیسا دیکھو اب تہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تہاری آنکھوں میں نیند آ رہی ہے۔ وہ دیکھو تہاری آنکھیں بند ہوئے نہیں۔ تہاری آنکھیں خمار آلودہ ہو گئی ہیں۔ تہاری سر ایک بات سے نیند کا انہار مڑ رہا ہے۔ وہ دیکھو تہاری آنکھیں خود بخود بند ہوئے نہیں۔ ہنرمیں رنگاں چھا رہا ہے۔ اب تم سو جاؤ گے۔ وہ دیکھو تمہارے ہاتھ سو گئے۔ وہ تو میری سرنگے۔ تہارے بدن پر غند لے اپنا قبضہ کر لیا۔ تمہارے دماغ پر بھی نیند لے اپنا قبضہ کر لیا۔ اب تو تمہارے حیاات بھی منتشر ہو گئے ہیں اب تم کچھ نہیں کر سکتے ہو۔ اب تو تم بالکل ہی سو گئے۔ سو جاؤ۔

اتنا کہنے سے مول نے آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہم نے یوں دریا تکت کرنا شروع کیا۔ جس سے یو راہیروا المیہ ناپ ہو جائے۔

پہم۔ کیا تم سوچتے

مستعمل ہوا ہے۔

مچھ کی تم اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے۔

مغول - نہیں۔

ہم۔ رملوں کا ایک اندھا بپا کر کے اتم اس باندہ کو بیچ کر دے۔  
رملوں اس کو شش کر چکا۔ باندہ نہیں جرتا۔

ہم۔ کیا تم کسی خوش حال شخصے کا غم کی آواز سن رہے ہو۔

مہملہ بینک کوئی دولت بڑے شیریں سردوں میں بھلائی ہے۔

ہم - کیا اس کے ساتھ باجہ بھی جکتا سنتے ہو۔

حلول۔ ماں۔ باہر ہولیم باج بڑے زور شور سے جھپکا ہے۔

--- دکانی چیزیں معمول کر دیں گے، دیکھو یہ خرگوش کتنا فرط غیبت ہے۔

سکول۔ واقعی اس کی تعلیم کنسی ماننے ہے۔

۱۰۰ - اب ہم انکیس کو ملے۔

تمہیں یہ کوشش کر چکا ہوں۔ میری آنکھیں نہیں کھلتیں۔

بہتر جواب اس کا کہ جو یہ کہل جائیگی۔ انکھیں کھل کر تم اس خراگش کو دیکھو۔ اس کے  
پیر تم بھی سراہاؤ گے۔ اے حبیب! یہ تمکو غم نہ دے گا۔ تم سدا رہیں گے۔ نہ انکھیں

کھیلنے اور دیکھو۔ کیا فولیو رت فرگوش تم کو میں نے دیا ہے۔  
 معمول دیکھیں کہو کہ ماتی میری آنکھیں اب ہلکے کوشش سے کھل گئیں۔ ہاں دیکھو  
 کشتا پہلا خرگوش ہے۔ آپ نے ہی دیکھا۔ اسکی لپٹم کتنی نرم اور لطیف ہے۔ (پہا کرنا)  
 پیار سے ناظرین۔ فرض بات یہ ہے کہ انسان کے خیال کو مدلل بہت بڑی قوت  
 دیا ہے۔ بطور آپ کوئی خیال کرتے کرتے سوجاؤ۔ تو وہی صورت خواب میں عیس  
 آپ کو نظر آتی ہے۔ یہی حالت بیداری کے خیال کی ہے۔ اگر آپ کی مشق بڑھی چلی ہے  
 تو آپ بیداری میں بھی دیکھیں تختہ کر سکتے ہیں۔ جو خواب میں اصل جیسا انسان کا  
 خیال اور قوت مقناطیسی ہے۔

پس یہ عمل سر سے تجربہ کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں زندگی کے ساتھ ان کے لئے  
 کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر آپ کی مشق درست ہوگی۔ تو کبھی خیال نہ کریں گے۔ بلکہ آپ وہ  
 یکوشش کریں۔ کہ آپ کی مشق سوا ہوتی جائے۔ اور وہ رت پر کشش بڑھ جائے۔ امید  
 ہے کہ آپ کو سوت خود بخود دیر سے لیٹیں دلائے۔ میری بات کا یقین تجربہ سے  
 ہر جا ملے گا۔ اور آپ خود بخود محسوس کرتے چلے آئیں گے۔

## گم شدہ چیز یا شخص کا پتہ لگانا

شک جوہی کی چیز کا پتہ لگانا۔ کسی گنہ۔ آدمی کا پتہ لگانا۔ یا معذرتاً کسی کا پتہ لگانا  
 دفرہ و دفرہ دریافت کرنے کا طریقہ۔ مول پر خواب مقناطیسی جلدی کر کے اس سے  
 دریافت کرے۔ کہ آیا فلاں شخص جو غریب ہے۔ کہاں ہے۔ کیونکہ دستیاب ہوگا  
 یا فلاں چیز جوہی گئی ہے۔ کیونکہ ملے گی۔ یا فلاں چیز کا جوہی کیا ہے۔ یاں کہاں سے گزرا  
 ہوگا۔ دفرہ و دفرہ۔ جب مول خواب میں خواب اچھی طرح نمونہ چوبلے۔ اس وقت مول  
 کو نڈم ہے۔ کہ اپنے مطلب کا سوال کرتے۔ خواب خار کا کرنے کا طریقہ وہی ہے  
 جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ کوئی نئی بات اس میں نہیں ہے۔ وہی مذکورہ بالا طریقہ ہے  
 صرف خواب خار کی کرتے وقت وہی خیال کرنا چاہئے جس کے لئے خواب خار کرتے  
 گئے ہو۔ تب کہہ کہہ کر کے وہی خیال کرو۔ مول کو اس راز سے آگاہ نہ کرو کہ تم اس  
 سے کیا بات دریافت کرو گے۔ اور یہ بات خود کہہ میں تمکو سہو خر کر کے نہت چن

راز کی باتیں دریافت کر دینگے۔ اور تم بہت جلد ہی سمجھ کر کے اشرے بیہوش ہو جاؤ گے۔  
 اگر خدائے تعالیٰ تو تم بھی سولے کی کوشش کرنا۔ اور سوچنا۔ بکھڑے سولے کے  
 اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آنے دینا جو بوقت میں عمل شروع کروں۔ تم بھی یہ خیال  
 کرنا۔ کہ اب مغربی تم بیہوش ہو جاؤ گے۔ اور تم اپنے حق بن کی ہوش باقی نہ رہیگی۔  
 اور درد راز ملکوں کا حال میں تم سے دریافت کر دینگے۔ جو تم مجھے بتاؤ گے۔ مگر تمہیں یہی  
 معلوم چاہئے ہوگی۔ ایک یہ کہ معمول سے ایک ہی وقت میں کئی سوال مت کر دو۔ صرف  
 ایک معمول سے ایک ہی سوال کر دو۔ جو سوال کر دو گے۔ معمول جواب بھیک دینگا۔ ایک یہ  
 بھی خیال رکھو۔ کہ جس چیز سے یا سوال سے معمول مغرت ظاہر کرے۔ وہ بارہ وہ سوال  
 مت کر دو۔ اگر معمول بیدار ہونے کی درخواست کرے۔ تو وہ سکولین دلا کر بیدار کر دو  
 اگر وہ بیدار کر دے۔ تو معمول تمہارے جب نشاء اور بیچ جواب دینگے۔ اگر اس کے خلاف  
 کیا۔ تو جواب تو دینگے۔ مگر وہ ملط ہو گئے۔ جو بیکار ہیں۔

## تمہارے دل کا حال بتا دینا

تم تیار کی مشق کرو۔ یعنی کسی شخص کو کہہ دو کہ اپنے دل کی معمول کا نام مقرر کرے  
 بعد تم اپنی قوت مغالبی کی طاقت سے بطور مراقبہ اس کو بتا دو گے کہ تو نے  
 کوئی نام قبول لیا تھا۔ پس اسی طرح مشق کو پڑھاؤ۔ اگر تم نہ بتا سکو۔ تو گھبراؤ نہیں  
 بلکہ مشق کر کے جاؤ۔ چند روز میں تمکو اس بات کی سیادت ہو جائیگی۔ کہ قوت مغالبی  
 کی مدد سے دوسرے کے دل کا حال بتا سکو گے۔

## دوسرا طریقہ

میں کسی محفوظ جگہ بیٹھو۔ اور چار شخصوں کو کہنا۔ کہ چار باتیں الگ الگ اپنے دل  
 میں مقرر کر دو۔ ان باتوں کو ہی مقرر کر دو۔ مثلاً وہاں پہلا شخص (۱) کہیں کہیں  
 دوسرا (۲) کہیں کہیں۔ (۳) کہیں کہیں۔ (۴) کہیں کہیں۔ (۵) کہیں کہیں۔ (۶) کہیں کہیں۔  
 بات اپنے دل میں مقرر کر لیں۔ بعد میں تم اپنے تیار ہونے پر در دیکر بتاؤ۔ چار میں دو  
 ہر دو میں دو ہوں گی۔ اگر وہ مشق کر لے ہوں گے۔

FREE AMLIYAA BOOKS

## آسیب زدہ انسان کا علاج

پیارے ناظرین! دراصل آسیب کوئی چیز نہیں۔ یہ صرف تمنویات ہے۔ لوگوں نے بالکل غفلت بات کو مشہور کر دیا ہے۔ زرد آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہے۔ سب متافسی قوت کا اثر ہے۔ جسکو سحر و سحر کا عامل بذریعہ پاس مدد کر کے تیار کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خیالی صورتیں آسیب زدہ کو نظر آتی ہیں۔ اسلئے سحر و سحر کا عامل سے رجوع کرنا چاہئے۔ میرے خیال میں آسیب کوئی چیز نہیں ہے۔ اگرچہ تو بار بار آجک کسی نے دعوت یا آسیب آنکھ سے بھی دیکھا یا پیری کسی کو نظر آئی۔ اس کا جواب یہی ملیگا کہ بندہ لوگوں سے شایا بڑے قلعے میں پڑھا۔ پیارے دوست! یہ سب بناوٹ ہے۔ جو شخص آسیب زدہ ہو۔ اس کے مشہور مروجوں کا جو سرخ اور پیسی ہوگا ہوں۔ تو بڑے جرح و عداوت۔ دیکھو آسیب کیسے بن سکتا ہے۔ اگر آسیب ہے۔ تو وہ مریض کے باپ کی بھی بڑا درد کر کے قائم رہیگا۔ اور اگر بناوٹ ہے۔ تو مریض کا نام نہن کر جان کھل جائیگی۔ اور تندرست ہو جائیگا۔

یہ بناوٹ اکثر عورتیں زیادہ کرتی ہیں۔ جس لئے اپنے خاوند یا لواحقین کو دکھ دیا اور ستانا منظور ہوتا ہے۔ آپ بھی اس دھوکہ میں نہ آئیں۔ بلکہ فوراً علاج مذکورہ سے اس آسیب کو ٹھیک کر لیتے مریض کو اس دھوکے سے چھڑا دیں۔

## حب اپنے پر فریفتہ کرنا یا مرضی کے موافق کام کرنا

جب طبیعت مطمئن ہو۔ اور قلب تسکین ہو۔ تو خیال کرے کہ مکتوب حاضر ہے۔ اور اس کی تصویر کو کھینچ کر کے خوب پختہ کرے۔ اور اس سلسلہ کو طرہ رنگ خیال میں رکھے۔ جب دستور فریفتہ ہو جائے۔ تو اسے بھی کھڑے ہونے اور کھینچنے کا حکم کرے۔ جب حسب منشا انجام ہوئے ہوں۔ تب زور سے خود پیش کرے۔ کہ مکتوب جہاں ہو۔ حاضر نہد جائے۔ یا اگر حاضر ہو۔ تو پختہ جائے۔ پھر تجربہ کرے۔ کہ اس دیکھا اثر ہوتا ہے۔ تو پھر کوشش کرے۔ پھر کوشش کرے۔ اظہر من الشمس کہ یہی عمل ہے۔

نکری من کرینے کے بعد جب کامیاب عمل بھی ہے کہ جب تمہارا مطلوب کہیں جا رہا ہو  
اس کی پشت پر نظر ماری۔ اور کوشش کرو کہ وہ خطر مانے۔ یا کھڑا ہو۔ تو سوجھ بولنے  
یا چل پڑنے۔ سوقت مبالغہ کرو۔ تو قلب سے خوب زور لگاؤ۔ اور کوشش کر کے  
بڑا سہ کر دو کہ غرور مایا ہو گا۔

اسی طریقے سے اسے اپنے عزیز رفیق بھی کیا جاتا ہے۔ یہ سب مبالغہ سے مستثنیٰ  
ہے۔ سب مبالغہ اور نظر کا کفیل ہے۔

## جادو کا جھل

لک کے پانی سے ایک تالہ کر کے اس میں ایک ہلکا سا جھلا بازو کر لیا  
دو بار اور دوسرے کو ماہی سے جلا دو جھلا معلق ہکا رہ جائیگا۔ اور تالہ گل جائیگا  
اگر اس کو حرکت مطلق نہ دیں۔ ورنہ خراب ہو جائیگا۔

## آندھی میں چراغ روشن ہے

لک پیس کر من نکلیے پر چرک دو۔ اور اسی کر کے کوئی من ہی کے گرد لپیٹ دو  
دو من ہی کو مدغم کر دو۔ آندھی سے کبھی نہ کھینکی۔ سمت آندھی میں جلتی رہیگی

## رات کو سورج دکھانا

اٹھ بے ک زندگی مل کے تے کوڑے سے یہ رکھنا میں اس قدر بڑا مال نکا مشق مال دیں  
اور قدر سے خون بکری کا بھی اس میں ملا دیں۔ خود ملاں کسی برتن میں ڈال کر  
اس کو دھوپ میں ٹکا دیں۔ اس سے ایک نیم کے پڑے پیدا ہو جائیگے۔ ان کو ایک دوسرے  
برتن میں ڈال دو اور زردی بیغ سرخ ان کیڑوں کو کھلا دو۔ اخیر میں کھائے تو کچھ  
نہ دو۔ جب وہ بھوکے ہونگے۔ اور کھائے کو کچھ نہ پائیں گے۔ تو ایک دوسرے کو کھائے  
جائیں گے۔ آخر کھاتے کھاتے ان میں ایک رہ جائیگا۔ اسکو تھپا کر دھوپ میں خشک کر لو  
جب خشک ہو جائے۔ تو اس کو پیس کر ایک بڑے سفید پیالے پر لپیٹو۔ اور اس پیالے کو  
آندھیرے میں ایک خان میں رکھ دو اور اس پر ایک ساہو بڑا کال دو۔ دسین نیم



اس مکان میں مدد کی کھلی کی دھنونی دو۔ جس سے وہ کھنکھائی کسی قدر سیاه ہو جائیگا بلکہ  
ازلی جنبت بخشد گمانا مفسر وہو۔ تو طاق سے بڑھ پٹادو۔ وہ پیالہ سورج معلوم  
ہوگا مگر وقت رات کا ہو۔ روشنی مطلق نہ ہو۔ تو بہت اچھا معلوم ہوگا۔

دُپائیں فرشتے

بھیر کی انکھی شیشے کے بہتے میں سات روز تک قسویہ کر کے اور دفن زخموں میں  
ٹھاکر اس روٹی کی بقیہ روشن کر دے۔ مکان میں مہلداد آدمی ہے۔ سب فرشتے سلام ہو گئے۔

ایک عجیب و غریب اسم

ایک رسی بوجھت کی بنی ہو۔ اور کنواری لڑکی نے اس کو اسکا تاجہو۔ ایک لاکھ  
دو اسم یا اس کی سیکانیل۔ سزرائیل بیڑھو۔ اور گرد لگاتے جاو۔ سو گرو لگا کر  
چھوڑ دو۔ اور سزرائو کو اسے خرگوش کی نیکی کی دلوں دیکر رکھو۔ جب تک کام نہ  
آئے۔ روزانہ دلوں دیتے رہو۔ مرد اور عورت کی سنی کا نیگا۔ بد خو مرد اور عورت  
کے کانٹہ د۔ جس جگہ تپری دشمنی ہو۔ اور وہ خزانہ حاصل میں ناسخ رہی ہو۔ تمام اس  
رسی کو حیات سے کاٹ دو۔ طوائف کا گھر نہ فروغ ٹوٹ جائیگا۔ اور وہ برعہ ہو جائیگی۔

عورت کی لیٹان غائب کرنا

اگن لیس روز تک یا اسیار یا اسیار کا فلم روزانہ ایک ہزار مرتبہ بڑھے۔ اور کنگلی  
باندھ کر کسی چیز کو دیکھتا رہے۔ انداز میں پانچ کی ہفتی اسکو دکھا کر مٹی بند کر کے  
اگن لیس روز میں جب خوب شفق کر گئے۔ تو پھر کسی خدمت کے پاس جا کر اسے اپنی ہفتی  
دکھانے سے پہلے اسیں مرتبہ ام یا امز دل میں بڑھ کر اس کو چتلی دکھا کر مٹی بند کر لے  
مگر لفظ اس کی پستان کی طرف جوائے رہے۔ اور دل میں یہ خیال رکھے۔ کہ میں ہستی لین  
اپنی بجلی میں بند کرنے لگا ہوں۔ جہنم اُسے دکھا مٹی بند کر لگا۔ اس کی پستان ایک  
کینکا۔ ایک دو کینکا۔ دونوں ایک یا لہے سے ایک دونوں سے دونوں یا لہے سے  
اور جب تک مٹی نہ کھوئیگی۔ وہ پستان خدمت کے فی تر نہ ہو گئے سینہ بال کی مہان ہو جائیگی

حسد کا آئینہ نام ہے۔ اسی طرح مرد کا خلیہ بھی فاسد ہو سکتا ہے مادی طریقہ سے عمل ہی ہے۔ عرف خیال کا فرق ہے۔ اور ٹوٹا اور نڈر کا یہ ہم میں بڑھانہ پڑھنا۔

## فورا درخت لگانا

تخم کوسم کے تیل سے عسلی وغیرہ جھونے درختوں کے تخم ملا کر مٹی کے برتن میں ملائیں۔ اور ان کو مٹی میں گاڑ دیں۔ اور اچھڑ روز کے بعد نکال کر ابیں، حیات سے رکھ خیر ہوگی۔ جب تماشہ دکھانا مقصود ہو۔ تو ان کو نکال کر معمولی تخم کی مانند مٹی میں دفن کر دیں۔ بہت جلدی سرسبز درخت پیدا ہو جائیگا۔

## بھول کا رنگ تبدیل کرنا

لوہا اور اورچرہ ملا کر بھول پر مل دیں۔ فوراً اسکی تاثیر سے بھول کا رنگ تبدیل ہو جائے گا۔

## دیگر سی ترکیب

جس بھول کا رنگ بد نما مقصود ہو۔ اسکو گندھک کی دھونی دو۔ فوراً رنگ اس بھول کا بدل جائیگا۔ اسکی شگفتگی میں مطلق فرق نہ آئیگا۔

## تبدیل شدہ بھول کو اصلی رنگ پر لانا

اسی بھول کو تھوڑا دیر پانی میں ڈال دینے سے اصل رنگ ہو جائیگا۔

## اگ سے ہاتھ نہ چلنا

دو ہینڈک کی جڑی۔ ایرویا۔ مرق پیاز۔ تینوں چیزیں ہموزن لیکر اپنے ہاتھ پر مل لیں۔ اگر تم اپنے ہاتھ پر دیکھتا ہوا گناہ بھی رکھ لو گے۔ تو یہی تیار ہاتھ مطلق نہ چلیگا۔ بلکہ معلوم تک نہ ہوگا۔

FREE AMLIYAT BOOKS  
http://www.facebook.com/groups/amlilibrary

https://www.facebook.com/groups/amlilibrary

## اگ پر کر پڑا نہ حلے

پیکر اسی انسانڈے کی سفیدی میں کر پڑے کوڑے کر کے خشک کر لو۔ اور خشک کے پانی سے دھو کر خشک کر لو۔ پھر آگ سے جبرقت تماشا کرنا ہو۔ بلا خوف اس پر فالو۔ آگ سے ہرگز نقصان نہ ہو چکیگا۔ اگ اس کر پڑے کو جلا سکیگی

## خفیہ تحریر

نوشادر کے پانی سے خط لکھ کر خشک کر لو۔ خشک ہونے کے بعد سفید کاغذ سادہ نظر آئے گا۔ جس وقت یہ معنی مقصود ہو۔ اگ کے سامنے کر دو۔ سب حرف نمودار ہو جائیں گے۔ جیسے سیاسی کے کلمے ہوئے ہوئے ہیں۔ یہ طریقہ پوشیدہ خط لکھنے کا ہے۔ جس سے راز کی بات کوئی غیر فاضل سمجھ کر کسی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ تحریر محفوظ ہے۔

## خود بخود بیندگ پیدا ہو جائے

ایک بڑے بیندگ کو بار کر خشک کر لو۔ جب وہ خوب اچھی طرح سوکھ جائے۔ تو اسکو میں لو۔ اسکی مٹی ہر جائیگی۔ اس مٹی کو خالصت سے رکھ چھوڑ دو۔ جس روز بارش ہو۔ اس مٹی کو مکان کے من میں رکھ دو۔ جب بارش ہوگی۔ اور بارش کی بوندیں اس مٹی پر پڑیں گی۔ تو اس مٹی سے ہزاروں کی تعداد میں جھولی جھولی بیندگیاں پیدا ہو کر ادھر ادھر چھنے لگیں گی۔ جس سے دیکھنے والے کو سنت تعجب معلوم ہوگا۔ کہ مٹی کی طرح جاننا پڑے

## اگ کے شعلے منہ سے نکالنا

دراں با ایک پکڑی پٹی پکھ لو۔ اور ایک جی مبارک کر پڑے کی شش میں تر کر کے اپنی انگلی پر جس کو انگلی بھی کہتے ہیں۔ رکھ لو۔ پتیلی کو شعلے کے شعلے کے زندے سے جھونک ملو۔ تیار سے منہ کی ہوا سے رانی کر اس جی پر پڑیں گی۔ جس سے بہت بڑے بڑے اگ کے شعلے اٹھیں گے۔ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوگا کہ شعلے اپنے منہ سے اگ کے شعلے نکالے ہیں۔ جب اندر زند سے جھونک ملو۔ اگر شعلہ کسی کو گم بھی جائے۔ تو سدا بہر ہو چکیگا۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔

## بیماریوں کا علاج

اور تھیں کے بارے میں چند باتیں اس جگہ درج کرتا ہوں۔ مسائل کو لاگت ہے۔ کبھی جب آپ اسے پائیں کوئی مریض واسطے علاج کے آئے۔ تو اسے دوسرے روز بلاؤ۔ اور خود اس کے درمیت اجالوں سے بھرا اسکے مرض کی ناسبت معلوم ہوا۔ دوسرے روز جب مریض آئے۔ تو اس کو کھانسی کر دو تمام حالات بناؤ۔ جو تھے اس کھانسی سے تھیں۔ اس کے مریض کو تھارے اعتقاد میں لگا۔ اور وہ ہم کو فیل دین خیال کر لگا جبکہ فیل ہو گیا کہ جو ہم علاج کر دے۔ اس پر وہ یقین کر لگا۔ اسلئے اسکو بہت جلدی محبت حاصل ہوئی۔ اور تھیں ہی زیادہ تکلیف نہ دی۔

## دوسرے کا علاج مقناطیسی

مریض کو آرام کرسی پر بٹا کر غافل کرنا۔ اسلئے اسکو اپنے جسم کا شمارا ہے۔ اور دونوں ہاتھوں کو اسکی پیشانی کے وسطی حصہ پر لٹا کر دیکھ کر انگوٹھوں کو سیدھا کھڑا کر کے اندر دھرتا دس منٹ تک باقیہ کو مستحکم مریض کے سر کے پیچے کی جانب اپنی طرف کو کھانسی کے اس طرف تک لاکر علیحدہ کر لیتے کچھ عرصہ تک سر کا دھرتا کریں۔ اور انہیں مختلف ہاتھوں سے پیشانی اور سر کے اطراف پر کسی قدر دباؤ ڈالیں۔ مریض اس سے نہایت سانس لیتے دیکھتے بہتہ بہتہ چارچ کر رہے ہوتے ہیں۔ مریض کے سامنے کھڑے ہو کر تین چار مرتبہ ہاتھ کو خشک دیں۔ اور دفعتاً انہیں سے مریض کی گھبراہٹ۔ اور یقین کے پتے ہیں اس کو کہیں کہ آپ تو محض آرام ہو گیا۔ یا کچھ حصہ درد کا باقی رہ گیا ہے۔ مریض کو کہیں کہ آپ نے جب منشا جواب دیا۔ اگر کہیں کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو پھر اسی طریقہ سے عمل کر کے دریافت کرو۔ کہ اب تو تھیں ہے۔ مریض ہمارے۔ کہ دوسری مرتبہ وہ کہیں کہ اب اب آرام ہے

## پھر کا درد

مریض کو سیدھا یا کراس کی انچیں چنگ سے بکریں۔ اور ایسے کہیں۔ کہ وہ اپنے منہ میں اسے تھات کا یقین رکھے۔ کہ اسے ضرور تھارے علاج سے ناپاک ہو گا۔ بلکہ تم خود اسے یقین دلاؤ۔ کہ تم کو ضروری اور لازمی طور پر آرام ہو جائیگا۔ تاکہ وہ اپنی خیال میں لگا رہے۔ اور کسی طرف اس کا خیال نہ جائے۔ خود حال بھی مضمون ہمارا پڑھنا کر سہ۔ اپنے قلب کو کمسو کر کے۔ اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ آئے۔ اس وقت ہی ہے کہ مریض کو

آدم ہر جا ملے گا۔ دونوں ہاتھوں سے دوا اس طرح کرے۔ کہ سر کے بالوں کی صف سے چھانچ کر  
 کی ہڈی کی طرف ہو کر ٹھوڑی تک اپنا ہاتھ بٹے جائے۔ اس میں قدم سے چھانچیں۔ اور  
 مریض کی درد کی طرف کان میں گرم سانس اپنے دھن سے داخل کریں۔ معمولی طور سے  
 دس منٹ تک لڑنا اور لڑنا بٹے ہوئے ہاتھوں سے کریں۔ اور مریض سے کہیں۔ کہ  
 چھ بار لمبے اور تیز سے سانس لے۔ اور جلدی جلدی اسکو خارج کر دیوے۔ یہ سب کام  
 دس منٹ میں تکمیل کو پونے دو بج جائے۔ اس کے بعد حکومت کے ہجہ میں دریا منت کر دو۔  
 کہ اب تو تمہیں آرام ہے۔ اسید پت۔ کہ مریض جو سچی بات کہے گا۔

## دانت کا درد

مریض کیوڑا لکڑی پر پت نکال کر جس سے مریض بے آرام نہ ہو۔ پھر دس منٹ تک ہر  
 دو دو دونوں ہاتھوں سے معمولی طریقہ پر اور سافٹ منٹ ڈک لڑتے ہوئے پانچ  
 سے دو کریں۔ اور ہر مرتبہ پانچ کو چھک دیں۔ جس سے دوا فائدہ سے ملے گی۔ ایک  
 مریض کام میں تم پر لڑنا کر دیا۔ دوسرے مریض کو مریضین کامل ہو جائیگا۔ کہ اسکا  
 مریض درد ہو رہا ہے۔ پھر مال کو لازم ہے۔ کہ مریض سے کہے کہ اب تم تین چار  
 گھنٹہ سے سانس لو۔ اور اندک کی کیفیت ہو خارج کر دو۔ اور دس دانت میں دو دو۔  
 اس کو انچی چنگی سے ٹھونکیں۔ اس عمل سے مریض پر سبب ملے گا اور لڑے گا۔ اس کے بعد دانت اور  
 گرفت پھر میں حکومت کے طور پر دیا کرتے۔ کہ تمہیں اب تو تھارے دانت کا درد جاتا  
 رہا۔ جس کے جواب میں مریض ضروری بات ہے کہ یہاں سے ملے گا۔

## کان کی بیماری کا علاج

مال کو لازم ہے کہ مریض کے سامنے کھڑا ہو۔ اور مریض کو ٹا دے۔ خواہ کرسی پر  
 خواہ بنگ پر یا فرش پر اور اپنی ٹھیک ٹھیک انگلی مریض کے کان میں داخل کر کے بتا دے  
 نہ مرتبہ وہ پانچ دانت پر ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ میں لڑنا دیا کر دیوے  
 اس کے بعد دانت کان میں لگا کر دین پر سات لکیریں لگائے۔ اور کان میں پھر  
 پھر کان میں لگا کر دین پر سات لکیریں لگائے۔ اس کے بعد کان میں پھر

## آنکھ کی بیماریوں کا علاج

عالم کو لازم ہے کہ مریض کو لٹا کر سٹنے سے دوڑ شروع کرے۔ تمام چیز پر ہاتھ پوتا ہوا آنکھوں تک لائے۔ اور آنکھوں سے ہٹا کر پھر پاتھ اور منتر تک لے جائے اور پھر ناک سے پوتا ہوا لے جکر رخسار سے لے الگ کر کے چھٹک دلوے۔ اس طرح ہفت تک کرے۔ اور بغیر ہفت لڑناں ہاتھ سے کام کرے۔ اس کے بعد آنکھوں پر کاسین بارانگی سے مشابہ کرے۔ پھر زمین پر سات ٹکریں نکال کر مریض کو کہے کہ ان ٹکریں کی طرف غور سے دیکھو۔ اور خود اسم کیا آؤٹ بہ آواز بلند پڑھے۔ اس کے بعد حکومت کے لپڈ میں مریض سے دریافت کیفیت درد کی کرنے۔ اگر مریض بتائے کہ ابھی کچھ باقی ہے۔ تو دوبارہ عمل شروع کرے۔ اس مرتبہ مریض غور رکھے گا۔ کہ آرام ہو گیا ہے۔

## سینٹ کی بیماریوں کا علاج

مریض کی آنکھیں کرا کر پٹ لیں۔ پھر عالم کو لازم ہے کہ اپنے سیدھے ہاتھ کو بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو سیدھی طرف مریض کے منہ پر پھرا دے۔ اور آخر میں ناف تیرا کر مگر دیکھے۔ جب سنٹ تک سیدھا ہاتھ چلائے۔ اور چار منٹ تک لڑناں کل دس منٹ تک عمل کا دور کرے۔ اس کے بعد مریض کو کہے کہ لیجے لیجے دس سانس لیجے۔ ایک لہذا اس سے کیفیت دریافت کرے۔ غور آرام ہو جائیگا۔

## دست پاؤ گولہ بدھنی مروز وغیرہ کا علاج

مریض کو اونچا کر دس منٹ تک اس کی کمر ماری لکیر کی انگلی سے دیتا قہق یا قہق یا تنبیخ کا اسم کہے۔ سیدھے ہاتھ سے دو منٹ اور رزے ہوئے ہاتھ سے تین منٹ اسم کہے۔ اور مریض کو تعین دلائے کہ ضرورت ہے آرام ہو جائیگا۔ اس کے بعد اسم ختم کر کے نینتاک لپڈ میں اس سے دریافت کریے۔ کہ اب تو تمہارے مرض کو آرام لپے۔ جبکہ جواب میں لازمی طور پر مریض ہفتا ہاں کا استعمال کریگا۔

FREE AMLA...

## قلبی امراض کا علاج

سینہ کے دورانیے ہاتھوں کو عمالی اس طرح رکھے۔ کہ دونوں انگلیوں کی پشت  
ایک دوسرے سے بغیر ہاتھ سے لفافہ دائرہ کی صورت میں اس طرح دور شروع کرے۔  
کہ دونوں انگلیوں کے درمیان میں جگہ رہ جائے۔ جسے کہ دونوں رفتہ رفتہ ایک دوسرے کی  
سیدھ میں جو جائیں۔ پھر دس منٹ تک معمولی دور ختم کر کے دس منٹ تک گڑاں ہاتھ  
سے عمل کا دور کریں۔ پانچ مرتبہ سینہ پر دم کریں۔ اور سات مرتبہ مریض سے سانس  
کھینچو اگر خارش کر دے۔ پھر دریافت کریں۔ آگیا دانت مریض کیسے۔ کہ بالکل دردم ہے

## امراض دیگر

عمالی کو لازم ہے۔ کہ مریض کو کرڈٹ سے اٹا کر آپہانے کی دامن طرف بیٹھ جائے۔ اور  
سیدھے ہاتھ سے چنگ کو سہانا شروع کرے۔ اور زبان سے اسم تیا وارٹ برابر  
پر ہتھارے۔ دونوں انگلیوں کی کھنکھن سے اور ناخنوں کو انگلیوں سے دور  
کھنکھن کی انگلی کے ناخن کو لپٹ سے۔ لاکر بالائی حصہ سے لپچے جو سرڈوں تک دور کریں  
دس مرتبہ اسم بگر مردم کریں۔ اس کے بعد مریض سے دریافت کرے۔ کہ اب کیا حالت  
ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ ابھی کچھ صدمہ دود کا باقی ہے۔ تو پھر دوبارہ دور شروع کرے  
جب مریض کہے۔ کہ اب اب درد نہیں ہے۔ اس وقت تک عمل تمام کرے۔

## حلق کے متعلق بیماریاں

حلق کی تمام بیماریاں ہیں سوزش کا ہونا یعنی اور لڑائی ہے۔ اور شگلا دم۔ جھلٹی۔  
ذات الجنب۔ خناک وغیرہ دائرہ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ مریض کو اپنے مقابل میں ہاتھ  
خود اس کے سر کے قریب بیٹھ جائے۔ مریض کی آنکھیں بند کرادیوے۔ اور دونوں  
ہاتھوں سے گلے کے فریجہ سینے تک اور سینے سے پیش کے ناخنوں تک معمولی دور کریں۔  
اور دہر کرتے وقت اپنے ہاتھ کی بائیں طرف اور بائیں ہاتھ کو دائیں طرف لاکر انگ انگ کریں۔  
۱۵ منٹ اس طرح کر کے پھر دس مرتبہ اسم بگر مردم کریں۔ اگر مریض کے اندر تکلیف ہو





لرزاں دور کریں۔ مریض سے دوسرے روز معلوم کریں۔ اللہ اللہ دُعا میری یعنی درد اور تکلیف باقی نہ ہوگی۔

## نفی لوماسیر کا علاج

دو دن چرتھڑوں کے درمیان کی ہڈی کو سات مرتبہ پامس کریں۔ مریض کو اوندھا کر دیں۔ اور پرتے دھڑکرتے ہوئے چرتھڑوں کے نیچے کے حصے تک لائیں۔ اور نیچے لاکر دونوں ہاتھوں کو مٹھ کر دھڑک دھڑک رہیں۔ ورنہ خود مٹھ کر مریض کے جگہ جانیکا اٹھال ہے اس کے بعد مٹھ کر مریض سے کئی گنے سات ڈنڈ لکھوائے۔ پھر تہ مرتبہ گرم سانس دینا کی ہڈی پر چیک دیں۔ اسی رات کو چرتھڑوں کو تھک دینا چاہیے۔ ایک چھلا جانے والی تار کا جانا کر دیں۔ پھر ایک ستر اور مرتبہ دینا چاہیے اور پھر تار کا اہم پڑھ کر دم کریں۔ اور وہ چھلا مریض کو تیار دیں۔ اور نہ کہہ دیں۔ کہ میں چھلے کو زہنی انگلی سے جدا نہ کرے۔ اللہ اللہ پھر مریض باقی نہ رہے گا۔

## اعصابی بیماریوں کا علاج

خفا لقمہ پکے ہووا۔ دھاراجی۔ سرگی خورن دنا دغیرہ وغیرہ کا قضا لیس طریقہ مریض علاج اس طرح کرنا چاہیے۔ کہ مریض کو چپ ڈاکر دس منٹ تک سر کے بالوں سے لے کر پیر کے ناخنوں تک پامس کریں۔ سیدھے ہاتھ سے سات سنٹ اور لڑے سے سات پامس کریں۔ اس کے بعد پیر کے اسی طرح دوسری طرف بھی کریں۔ پھر مرتبہ پامس کے بعد کر پیر ایک چھلے لگا لیں۔ بعد ازاں دل دماغ کی جڑ اور کر پیر گرم سانس پھونکیں۔ اور مریض سے اطمینان برسانا کیغیرہ میں اور سات بار خند دم کریں۔ اللہ اللہ صحت بھی حاصل ہوگی اور کوئی تکلیف باقی نہ رہے گی۔

## اعضائے تناسل کی بیماریاں

عاجی کو لازم ہے۔ کہ مریض کو چپ ڈاکر اپنے ہاتھوں سے دس منٹ تک اسی طرح دوہکرے۔ کہ دو مکند جوئی کی ہڈی کے چلے حصہ سے گزرا جائے۔ اور دونوں سرین تک چلائیے۔ مریض کو دس منٹ تک لرزاں دور کرے۔ غردن پر تین بار گرم سانس پھونکے۔ پھر چپ ڈاکر چپ ڈاکر منٹ تک خفا لقمہ کو پامس کرے۔ اس کے بعد

لیجے اپنے آپ کو سالن لینے کی مرلین کو ہدایت کریں۔ اللہ اللہ ہر ایک مرض عنوتنا میں  
کا دور ہو جائیگا۔


## غورٹوں کے مخصوص علاج

مرلین کو پٹا لگا کر دس منٹ تک سر سے دیکر ہر کے انگلیٹے تک دوڑ کر دس منٹ  
مکمل طور پر چار دس منٹ لڑان پاتھ سے اس کے بعد دس مرتبہ گرم سالن اس کے  
سر پر چھوئیں۔ اور چودہ سالن مٹھی مرلین سے کیچو اٹھیں۔ مگر جسم کے اٹھتے اور ہتے  
ہوئے خون کو بند کرنے کے لئے دوسرا طریقہ ہے۔ یعنی پاتھ کو مرلین کے سیدھا کر سات  
برتبہ پاس کریں۔ اور سوئی پر سات مرتبہ مرلین سے پھر تک لگو کر اس سوئی کو کافی  
میسوں میں جھوڑیں۔ تین روز کے بعد وہ سوئی سیاہ ہو جائیگی۔ اسکو کسی قبرستان یا  
مکان میں جا کر سرخس دفن کرنا چاہیے۔ مانتے میں کسی سے بات نہ کریں۔ یہ علاج اٹھنے پر  
رحم اور بچہ خون کو بند کرنے کا ہے۔ باقی تھنوں میں مضمون میں مذکورہ بالا ترکیب تہرہ

## حاجتہ کتاب ماہجر

... یہی طریقہ پروردگار کی باقی بیماریوں کے بھی علاج ہیں۔ چونکہ طوالت کے یہاں  
درج نہیں کئے گئے۔ پوری طوالت کے واسطے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور  
جس اختصار میں نظر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اس کتاب میں دافع کو درپردہ اسرار احمد اگر ملک نے  
خوبہ پیش کی۔ تو ضرور دیکھیں گے۔ ورنہ غیر صلاح

# تمام شد



نوش تجھے سرفراز شاہ دج مانچھڑ



Published by  
FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>  
**FREE AMLIYAAT BOOKS ..PDF**